

امام احمد رضا افتخار فتنہ قادریہ

تحریر: محمد الوراق قریشی (شجاع آباد)

شائع کردہ

مرکز مجلس رضا الہوی

مجلس رضا شجاع آباد (ملتان)

زیر فیضان امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

زیر اکرام حکیم محمد موسیٰ امرتسری رحمۃ اللہ علیہ

نام کتاب	امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور فتنہ قادیانیت
مصنف	محمد انور قریشی (مجلس رضا، شجاع آباد)
پروف ریڈنگ	محمد عمر سعیدی
ناشر	مرکزی مجلس رضا، لاہور
کیپوزنگ	محمد عمر خان، سمن آباد لاہور
تعداد	بار اول ۱۰۰۰ (جنوری ۲۰۰۱ء)
ہدیہ	دعائے خیر بحق معاونین مجلس رضا، شجاع آباد
زیر اہتمام	کارکنان مجلس رضا شجاع آباد، فون ۵۹۶۰۲۹ (۰۶۵۱۳)
معاونین	فضل الرحمان ناصر، رفیق سکندر، خان احسان احمد خان
مشاورت	صاحبزادہ محمد اقبال انصاری، جمیل احمد نورانی

☆ ملنے کا پتہ ☆

۱۔۔۔۔۔ مرکزی مجلس رضا، نعمانیہ بلڈنگ نکسالی دروازہ، لاہور۔

۲۔۔۔۔۔ مجلس رضا، بیرون رشید شاہ گیٹ، پرانی غلہ منڈی، شجاع آباد (ملتان)

○ شائقین حضرات = ۶ روپے کے ڈاک ٹکٹ بھیج کر منگوا سکتے ہیں

انتساب

ملت اسلامیہ کے بطل جلیل مفتی اعظم اسلام مجدد دین و ملت
فاتح مرزاہیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ
امام اہلسنت

ہی کے نام

جنہوں نے برصغیر میں سب سے پہلے (۱۹۰۲ء و ۱۸۹۶ء) مرزا غلام احمد قادیانی
(جھوٹے مدعی نبوت) کو کافر قرار دیکر مرزاہیت کی رو میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر
ایک تحریک کا آغاز فرمایا۔

جس سے کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ سید دیدار علی شاہ کے فرزند ارجمند علامہ ابو الحسن محمد قادیانی
(صدر مجلس عمل تحریک تحفظ ختم نبوت ۱۹۵۳ء) نے اپنے خون جگر سے پروان چڑھایا۔

اور جس سے کو

امام احمد رضا ہی کے خلیفہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی کے فرزند ارجمند
قائد اہلسنت علامہ شاہ احمد نورانی (صدر جمعیت العلمائے پاکستان) نے اپنے دست مبارک سے
تھیک ۷۲ سال بعد ۳۰ جون ۱۹۶۲ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں قرارداد ختم نبوت
پیش کر کے ۱ ستمبر ۱۹۶۳ء کو مرزائی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلا کر...
مرزاہیت کو اس کے انجیام تک پہنچایا۔

☆ یہ ترتیب بلند بلا جس کو مل گیا

فقیر دارگاہ رضویہ

محمد النور قریشی

ارشاد الکریم ص ۱۳۲

مشمولات

- حرف اول
- عرض حال
- امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت
- عکس رسائل امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
- مآخذ و مراجع

بسم اللہ الرحمن الرحیم

حرف اول

حضرت علامہ پیرزادہ اقبال احمد فاروقی (ایڈیٹر ”جہان رضا“ لاہور)

ارشاد باری تعالیٰ ہے ماکان محمد ابا آحد من رجالکم
ولکن رسول اللہ و خاتم النبیین ○ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ
وسلم فرماتے ہیں لانبی بعدی ان ارشادات کی روشنی میں امت مسلمہ کا یہ
متفقہ اجماعی عقیدہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی
نہیں۔ اگر کوئی شخص اب (مدعی نبوت) ہونے کا دعویٰ کرے تو وہ جھوٹا کذاب
اور دائرہ اسلام سے خارج ہے۔ چلاک عیار انگریز نے اقتدار کو طول دینے کے لئے
جہاں بہت سے غیر اخلاقی و سیاسی ہتھکنڈے استعمال کئے وہاں امت مسلمہ کے اس
متفقہ اجماعی عقیدہ میں دراڑ ڈالنے کے لئے ان میں انتشار و افتراق پھیلانے کے
لئے مسلمانوں کے ایمان و اعتقادات پر نقب لگانے سے بھی گریز نہ کیا۔ سرزمین
ہند میں مرزا غلام احمد قادیانی (جھوٹے مدعی نبوت) کے فتنے کو داسے درے سنے
تقویت پہنچا کر ملت اسلامیہ کے لئے ایسا ناسور پیدا کیا جس کا شاید صدیوں تک مداوا
نہ ہو سکے۔

لیکن قانون فطرت ہے کہ باطل قوتوں کی سرکوبی کے لئے ساتھ ہی رحمانی طاقتیں بھی وجود پذیر ہوتی ہیں۔ علمائے حق مثل مخ عظام نے اس فتنہ کی بیخ کنی کے لئے کوئی کسر نہ اٹھا رکھی۔ ۱۸۹۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے مسیح موعود مہدی معبود ہونے کا دعویٰ کیا تو برصغیر میں سب سے پہلے امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے فرزند حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خاں نے اس کا رد فرماتے ہوئے ۱۸۹۷ء میں ایک رسالہ بنام ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ ۱۹۰۱ء میں مرزا غلام احمد قادیانی نے نبوت کا جھوٹا دعویٰ کیا تو امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے ۱۹۰۲ء میں مرزا کو کافر مرتد قرار دے دیا۔ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب ۱۹۰۲ء) مرزا کی رد میں بہت سے رسائل و کتب تحریر فرما کر مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیا۔ اس مختصر سے پمفلٹ میں مصنف نے تحقیقی انداز میں مرزا غلام احمد قادیانی اور اس کی تحریک کے خلاف امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مساعی جلیلہ اور شاندار ناقابل فراموش خدمات اور ان کی تصانیف کثیرہ کا مختصر عکس پیش کرنے کی کوشش کی ہے اللہ تعالیٰ قبول فرمائے۔ آمین

عرض حال

ان کو اکب کے عوض ہونگے نئے انجم طلوع
ان دنوں رخشدہ تر یہ آسمان ہو جائے گا!

جب لوگوں کے ذہن سے تاریخ دھندلانے لگے، تاریخ پر گرد و غبار کے سیاہ بادل چھا جائیں، جہالت و لاعلمی کی بناء پر دھوکہ و مکرو فریب کا جال بچھا دیا جائے تو عموماً نیک کو بد اور بد کو نیک بنا کر پیش کیا جاتا ہے۔ جو کچھ بھی نہ ہو اسے سب کچھ بنا دیا جاتا ہے اور جو سب کچھ تھا وہ کچھ بھی نہ ہو۔

۱۸۵۷ء سے لے کر اب تک تمام ملی اور اسلامی تحریکات کا سرا اپنے سر باندھنے کی کوشش کرنا حتیٰ کہ بددیانتی اور خیانت قلمی کی انتہا تو دیکھئے کہ جو تحریک ختم نبوت میں شیع رسالت ﷺ کے پروانے پھانسی کی سزا کے مستحق ٹھہرے ان کو یکسر نظر انداز کر کے ایسے لوگوں کو ”ہیرو“ قرار دیا جا رہا ہے جنہوں نے ختم نبوت کی قرارداد پر دستخط کرنے سے بھی انکار کر دیا تھا۔

(اخبار روزنامہ جنگ، لاہور ۸ ستمبر ۲۰۰۰ء)

تو پھر ان نام نہاد ”مورخوں“ کے علمی ”کارناموں“ کو عوام کے سامنے لانے کی ضرورت ہوتی ہے ساتھ ہی اپنی صفائی بھی پیش کرنا ضروری سمجھا جاتا ہے۔ تقریباً انہی حالات سے تاریخ اہلسنت بھی آج دوچار ہے۔ انہوں نے اس لئے توجہ نہ کی کہ اکابرین اہلسنت تاریخ سے اپنی خدمات کا صلہ نہیں چاہتے تھے۔ اپنے آپ کو ہمیشہ نمود و نمائش سے بچائے رکھا۔ جبکہ حاسدین و مخالفین اہلسنت اور نام نہاد ”مورخوں“ کو تعصب اور تنگ نظری کی اساس پر تاریخ کو مسخ کرنے کا موقع

مل گیا۔ جیسا کہ کافی عرصہ سے یہ عام پروپیگنڈہ کیا جاتا رہا ہے کہ...

○ ”یہ سوادِ اعظمِ اہلسنت والے تو محض گیارہویں، بارہویں، چالیسویں کی دعوت اڑانے والے علماء ہیں۔“

○ ”بریلوی (اہلسنت والجماعت) قادیانیت کے سامنے اپنی عاجزی و بیچارگی کا اظہار کرتے رہے۔“

○ ”بریلی کی بارگاہِ رضویہ کے کوئی بھی حضرت کمرہت باندھ کر و سینہ سپر ہو کر اپنی سیفِ زبان و نیزہ قلم کو لیکر میدانِ مقابلہ میں نہیں آئے۔“

دانستہ طور پر امامِ اہلسنت امام احمد رضا خان محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ پر ایسے ایسے اوچھے بے بنیاد الزامات کی مہم شروع کی گئی کہ الامان الحفیظ۔ اس لئے کہ اہلسنت ان الزام تراشیوں میں الجھے رہیں اور سارا ”کریڈٹ“ ان کے کھاتے میں شمار ہوتا رہے اور یہاں تک کہ معروف متعصب ابوالحسن ندوی جیسے مورخ جنہوں نے اہلسنت والجماعت کے پروفیسر محمد الیاس برنی کی پوری کتاب اپنے نام سے شائع کرنے میں کوئی شرم جھجک محسوس نہیں کی، صرف اپنے ہم مسلک ہم عقیدہ اکابرین کے ”کارنامے“ شائع کر کے تاریخ کا نام دیتے رہیں گے۔ آخر ایسا کب تک؟

حالا نکلے تاریخ بالکل اس کے برعکس ہے۔ ہمیشہ اہلسنت کے علمائے کرام، پیرانِ کرام و مشائخِ عظام نے ہر دور پر فتن میں اپنی دینی و اصلاحی تحریکوں میں اہم اور قائدانہ تاریخی کردار ادا کیا ہے۔ خصوصاً تاجدارِ بریلی امامِ اہلسنت مجددِ دین و ملت امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے مثالی کردار کی کوئی نظیر ہی نہیں ملتی۔ اپنے تو اپنے غیر بھی آپ کی علمی جلالت کا برملا اعتراف کرتے ہیں۔ آپ نے اس دور میں مسلمانوں کی رہبری فرمائی جب اہل ہند طرح طرح کے

دینی فتنوں کی زد میں تھے۔ الحاد و بے دینی کی سرکوبی انتہائی شدت سے فرمائی اور یہ حقیقت ناقابلِ تردید ہے، اسے دنیا کی کوئی طاقت نہیں جھٹلا سکتی کہ تحفظِ ختمِ نبوت کے لئے سب سے پہلے ”قادیانیت“ سے امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نہرِ آزما ہوئے۔ ناموس رسالت کے تحفظ کی خاطر اپنی جان کو جان اور آن کو آن نہ سمجھا۔ تن تنہا اس مردِ قلندر نے وہ کام انجام دیا جو بڑے بڑے ادارے انجام نہیں دے سکے۔ میں انتہائی ذمہ داری کے ساتھ یہ بات تحریر کر رہا ہوں کہ ...

”تحریکِ تحفظِ ختمِ نبوت کے بانی امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ذات ہے۔“ تو بے جا نہیں ہو گا۔

انشاء اللہ جیسے ہی آپ صفحات اٹھتے جائیں گے روزِ روشن کی طرح عیاں ہو جائے گا کہ پورے برصغیر میں صرف امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے سب سے پہلے قادیانیت کے خلاف جہاد کیا۔

جونہی مرزا غلام احمد قادیانی نے مجدد، مسیح اور مدعی نبوت ہونے کا اعلان کیا تو امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ کے رد میں رسائل و کتب کا انبار لگا دیا۔ حتیٰ کہ مرزا کی موت تک اس کا تعاقب کرتے رہے۔ مناظروں، تحریرات، کتب و رسائل، فتاویٰ جات سے ہمیشہ اس کے خلاف جہاد کیا۔ جس کا منہ بولتا ثبوت زیرِ نظر کتابچہ میں مذکور امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رسائل ہیں۔

امام احمد رضا محدثِ بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیاتِ مبارکہ اور اس کے بعد بھی آپ کے برادرِ گرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خاں صاحب نے قادیانیوں کی رد و مذمت میں ایک ماہوار رسالے ”قبر الدیان علی مرتد بقادیان“

کا اجراء فرمایا۔ صاحبزادگان میں سے حجتہ الاسلام مولانا حامد رضا خان صاحب نے قادیانیوں کی رد میں ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ تحریر فرمایا۔ آپ کے خلفاء و تلامذہ نے قادیانیت کے خلاف بھرپور سرگرمی سے حصہ لیا۔ صدر الافاضل نعیم الدین مراد آبادی رحمۃ اللہ علیہ، مولانا حشمت علی لکھنوی رحمۃ اللہ علیہ نے آریہ، عیسائی، قادیانی مناظروں کو عبرتناک شکستیں دیں۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ مجاز علامہ عبدالعلیم صدیقی رحمۃ اللہ علیہ نے قادیانیوں کے خلاف بھرپور جہاد کیا۔ تبلیغی مہم، اجتماعات وغیرہ کے علاوہ آپ نے ایک مفصل و مبسوط کتاب ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ لکھی جو کہ عربی میں ”المرآة“ اور انگریزی میں ”دی مرزا“ کے نام سے مشہور ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے ہم عصر و ہم خیال متعقدین، متوسلین علمائے کرام و مشائخ عظام کی بھی ایک طویل فہرست ہے جنہوں نے قادیانیت کی سرکوبی کے لئے جان کی بازی لگا دی اور مکمل استیصال فرمایا۔

پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ

امیر ملت پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ محدث علی پوری نے مناظرہ، مباہلہ غرض ہر میدان میں مرزا اور اس کے ساتھیوں کو شکست فاش دی۔ قادیانی مناظر مرزا فرقت نے متعدد بار پیر صاحب سے شکست کھائی، تنگ آ کر ۲۷ اکتوبر ۱۹۰۴ء مرزا قادیانی سیالکوٹ فیصلہ کن مناظرہ کرنے آیا۔ جب پیر سید جماعت علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ سامنے آئے تو مرزا کی زبان گنگ ہو گئی۔ مرزا کے حواریوں نے کہا کہ بولیں پیر جماعت علی رحمۃ اللہ علیہ سامنے ہے مگر اس کی قوت گویائی سلب ہو گئی ایک لفظ بھی نہ بول سکا۔

لاہور میں احمدیہ بلڈنگس کے میدان میں مرزا نے اپنا ڈیرہ جمایا تو دوسری طرف مردان حق پیر سید جماعت علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور پیر مہر علی شاہ صاحب گولڑہ شریف نے بادشاہی مسجد میں مرزا کے خلاف مصروف عمل رہ کر اس کے برچھے اڑائے۔ ۲۲ مئی ۱۹۰۸ء مرزا قادیانی کو مناظرے، مباہلہ اور مباہلہ کی دعوت دی گئی لیکن مرزا دجال کو جرات نہ ہو سکی۔ کئی دنوں کے انتظار اور لگاتار جلسوں کے بعد ۲۵ مئی ۱۹۰۸ء کو امیر ملت رحمۃ اللہ علیہ نے دجال مرزا کے لئے بادشاہی مسجد میں باجماعت اجتماعی بددعا کرائی۔ رات ۱۰ بجے عالم جلال میں فرمایا۔

”اگلے چوبیس گھنٹوں میں اللہ تعالیٰ مرزا قادیانی سے اس دنیا کو پاک کرنے والا ہے اور قادیانیت کی خباثت کا سرغنہ ختم ہونے والا ہے۔“

خدا کی قدرت صبح دس بجے مرزا قادیانی آنجنابی ہو گیا اور ۲۶ مئی ۱۹۰۸ء کو مرزا جہنم واصل ہوا۔

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ

پیر مہر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ (گولڑہ شریف) نے اپنے قلم اور علم و عمل سے قادیانیت کا ایسا سدباب فرمایا کہ مرزائی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے نام ہی سے خوفزدہ ہو جاتے تھے۔ تمام عمر مرزائیوں کو آپ کے سامنے آنے کی جرات نہ ہو سکی۔ بادشاہی مسجد لاہور اور دیگر مقامات پر بار بار دعوت مناظرہ مباہلہ دینے کے باوجود مرزائی سامنے نہیں آئے۔ آپ کا چیلنج تھا کہ مرزا قادیانی صرف ایک مرتبہ میرے سامنے سے گزر کر دکھا دے۔ تمام عمر پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ مرزا کا تعاقب کرتے رہے۔ جھنجھلا کر مرزا قادیانی پیر صاحب رحمۃ اللہ علیہ کے بارے میں لکھتا ہے ”لومڑی کی

طرح بھالتا پھرتا ہے..... جاہل بے حیا

(نزل المسیح، صفحہ ۶۳ از مرزا قادیانی)

حیات مسیح پر پیر سید مر علی شاہ صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے ”شمس الہدایہ“ کے نام سے ایک محققانہ کتاب تصنیف فرمائی۔ قادیانی نے اس کے جواب میں ”شمس بازغہ“ لکھی۔ پیر صاحب رحمہ اللہ نے اس کے رد میں ”سیف چشتیائی“ تحریر فرما کر قادیانیت کے ایوانوں پر زلزلہ برپا کر دیا۔ مرزا اور اس کے چیلوں کو آج تک اس کا جواب لکھنے کی ہمت نہیں ہوئی۔ مرزا قادیانی اس کتاب کے بارے میں لکھتا ہے۔

”مجھے (مرزا) ایک کتاب کذاب (پیر صاحب) کی طرف سے پہنچی ہے، وہ خبیث کتاب ایک بچھو کی طرح نیش زن ہے۔ پس میں نے کہا کہ اے گولڑہ کی زمین تجھ پر لعنت تو ملعون (پیر صاحب) کے سبب سے ملعون ہو گئی۔ پس تو قیامت کی ہلاکت میں پڑے گی۔“

(اعجاز احمدی، صفحہ ۷۵ از مرزا قادیانی)

”راست بیانی بر شکست قادیانی“ جیسی لافانی شاہکار پیر صاحب رحمہ اللہ کی یادگار ہیں۔ پروفیسر محمد الیاس برنی نے ”قادیانی مذہب کا علمی محاسبہ“ نامی کتاب لکھ کر قادیانیت کا ناطقہ بند کر دیا۔ فاتح قادیانیت مناظر اسلام مولانا محمد عمر اچھروی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزائیت کی رد میں ”مقیاس النبوة“ جیسی عظیم الشان شہرہ آفاق کتاب تین جلدوں میں لکھی۔ ”ختم نبوت“ از سید ابوالحسنات مولوی شجاع الدین، ”مرزائیوں کے عقائد“ اور ”تکذیب مرزا بزبان مرزا“ جیسی کتب نے مرزائیت کو لگام دیئے رکھی۔

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء

تحریک ختم نبوت ۱۹۵۳ء کی بنیاد حضرت مولانا عبدالستار خان نیازی کا وہ مسودہ آئین تھا جس میں قومیت کی اساس عقیدہ ختم نبوت پر رکھی گئی تھی۔ جنوری ۱۹۵۳ء میں قادیانیوں کو اقلیت قرار دینے اور ان کو کلیدی عہدوں سے ہٹانے کے لئے ”مجلس عمل تحفظ ختم نبوت“ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کی قیادت کا شرف غازی کشمیر علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری بن دیدار علی شاہ رحمہ اللہ (خلیفہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ) کو حاصل ہوا۔ تمام مکاتیب فکر کے علماء اس میں شامل تھے۔ تحریک بڑے جوش و خروش سے شروع ہوئی۔ اس تحریک میں صدر مجلس علامہ ابوالحسنات محمد احمد قادری (جمعیت علمائے پاکستان) سید عطاء اللہ شاہ صاحب بخاری، مولانا عبدالخالق بدایونی (جمعیت علمائے پاکستان) قاضی احسان احمد شجاع آبادی، صاحبزادہ سید فیض الحسن شاہ صاحب (انجمن سجادہ نشینان پنجاب) مولانا غلام محمد ترنم (صدر جمعیت علمائے پاکستان، پنجاب لاہور) مولانا سید احمد سعید کاظمی (اہلسنت و جماعت) مولانا سید مودودی اور مولانا عبدالستار خان نیازی سمیت ہزاروں کارکنوں کو گرفتار کر کے ان پر ظلم و ستم کے پہاڑ توڑے گئے۔ قائدین کی گرفتاری کے بعد مولانا عبدالستار خان نیازی نے لاہور میں مسجد وزیر خان کو اپنا ہیڈ کوارٹر بنا کر بڑی کامیابی سے تحریک چلاتے رہے۔ جسٹس محمد منیر تحقیقاتی رپورٹ میں لکھتے ہیں :

”مسجد وزیر خان تمام گزربو کا مرکز ہے۔ مولانا عبدالستار خان نیازی اس میں مسند نشین ہو چکے ہیں اور ایک ایسی مضبوط نشست سے حکومت کے خلاف

نفرت پھیلا رہے ہیں کہ ان کے خلاف گرفتاری کے وارنٹ کی بھی تعمیل نہیں کی جاسکتی۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت برائے فسادات پنجاب، ۱۹۵۳ء صفحہ ۴۱۹ از جسٹس محمد منیر)

”مولانا عبدالستار خان نیازی (صرف مشکل ہی نہیں بلکہ استرے کی دھار) جنہوں نے اپنا گھر چھوڑ کر مسجد میں اڈا جمالیا تھا اور وہاں سے مذہبی بادلوں کی وہ کڑک اور گرج صادر کر رہے تھے جن کی سرزش گورنمنٹ ہاؤس تک محسوس ہو رہی تھی۔“ (رپورٹ تحقیقاتی عدالت، صفحہ ۴۰۰ از جسٹس محمد منیر)

حکومت وقت نے بغاوت و نقص امن میں خلل کی تمام تر ذمہ داری مولانا عبدالستار خان نیازی پر ڈال کر انہیں گرفتار کر لیا۔ سپیشل ملٹری کورٹ میں مقدمہ چلا جہاں مولانا عبدالستار خان نیازی (ناظم اعلیٰ جمعیت العلمائے پاکستان) اور مولانا خلیل احمد قادری (نخت جگر ابوالحسنات محمد احمد قادری) کو سزائے موت یعنی پھانسی کی سزا سنائی گئی۔ پروانہ موت پر دستخط کرنے کے بعد مرد قلندر عاشق رسول رحمہ اللہ مولانا عبدالستار خان نیازی بار بار یہ شعر دھراتے ۔

کشتگان خنجر تسلیم را !

ہر زماں از غیب جان دیگر است

مولانا عبدالستار خان نیازی سات دن اور آٹھ راتیں پھانسی کی کوٹھڑی میں رہے۔ بعد ازاں ۱۴ مئی کو سزائے موت عمر قید میں تبدیل ہوئی اور پھر مئی ۱۹۵۵ء میں مولانا عبدالستار خان نیازی کو باعزت طور پر بری کر دیا گیا۔

یہ رتبہ بلند ملا جس کو مل گیا

ہر مدعی کے واسطے یہ دار و رسن کہاں

تحریک ختم نبوت ۱۹۷۴ء

پارلیمانی تاریخ میں پارلیمنٹ کے اندر پہلی بار مرزائیت کے خلاف بحث کا آغاز مولانا شاہ احمد نورانی کی ۱۵ اپریل ۱۹۷۴ء کی اس تقریر سے ہوا جس میں مولانا نے مسلمان کی تعریف کو آئین میں شامل کرنے کا مطالبہ کرتے ہوئے کہا کہ :

”مسلمان صرف وہ ہے جو اللہ کی وحدانیت اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آخری نبی ہونے پر یقین رکھتا ہے۔ مرزائی اور قادیانی مسلمان نہیں ہیں۔“

(روداد قومی اسمبلی، صفحہ ۱۱۸)

مولانا کوثر نیازی کے چیلنج پر علامہ عبدالمصطفیٰ الازہری بن امجد علی اعظمی (خلیفہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمہ اللہ) نے مسلمان کی مختصر اور جامع تعریف پیش کی جس کو متفقہ طور پر مولانا عبدالحق (اکوڑہ خٹک) نے اسمبلی میں پیش کیا۔

۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو ربوہ اسٹیشن پر پیش آنے والے حادثہ نے اس چنگاری کو شعلے میں تبدیل کر دیا جو ۱۹۵۳ء کی ”تحریک ختم نبوت“ کے بعد سے عوام کے دلوں میں سلگ رہی تھی۔ پنجاب آگ میں جلنے لگا۔ تمام صوبوں میں تحریک زور پکڑ گئی۔ ۱۳ جون ۱۹۷۴ء کو عوامی دباؤ کے پیش نظر قادیانیت کے مسئلے کو جمہوری طریقے سے حل کرنے کے لئے ۳۰ جون کو اسمبلی میں پیش کرنے کے لئے کہا گیا۔ ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو قومی اسمبلی میں حزب اختلاف کی جانب سے مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دینے کی تاریخی قرارداد جس پر ۳۷ ارکان کے دستخط موجود تھے تمام مکاتیب فکر کی جانب سے متفقہ طور پر قومی اسمبلی میں پیش کرنے کی سعادت قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی بن عبدالعلیم صدیقی (خلیفہ امام احمد رضا

محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو نصیب ہوئی۔ حزب اختلاف سندھ اسمبلی کی جانب سے جناب ظہور الحسن بھوپالی (جمعیت علمائے پاکستان) نے قرارداد پیش کی۔ رہبر کمیٹی جس میں مولانا مفتی محمود، پروفیسر غفور احمد، شاہ احمد نورانی وغیرہم شامل تھے۔ خصوصی کمیٹی اور اسمبلی کے کھلے اجلاسوں میں شاہ احمد نورانی کی دلوں کو گرما دینے والی تقاریر ان کی مومنانہ فراست اور ملک میں ہزاروں میل کا سفر ان کی مسلسل جدوجہد تاریخ کا سنہری باب ہے۔

مولانا شاہ احمد نورانی کی قیادت میں مولانا سید محمد علی رضوی، عبدالمصطفیٰ الازہری، مولانا محمد ذاکر (جمعیت علمائے پاکستان کے اراکین قومی اسمبلی) نے اسمبلی کی خصوصی کمیٹی میں مرزا ناصر اور لاہوری گروپ کے صدر الدین پر اتارنی جنرل کے توسط سے قریباً ۷۶ سوالات کئے۔ کل ۱۷۰ سوالات اور جرح کے نتیجے میں مرزائیوں کا دجل و فریب اچھی طرح بے نقاب ہوا اور آخر کار تمام مسلمان عوام اور علماء کی متفقہ کوششیں اور قربانیاں رنگ لائیں اور ۷ ستمبر ۱۹۷۳ء کو پاکستان قومی اسمبلی میں متفقہ طور پر مرزائیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دے دیا گیا۔

ورلڈ اسلامک مشن

پاکستان کی قومی اسمبلی کے تاریخی فیصلے کے بعد مرزائیوں کو کہیں جائے پناہ نہیں ملی اور اپنی سرگرمیاں بیرون ملک منتقل کرنا شروع کر دیں۔ قائد اہلسنت مولانا شاہ احمد نورانی نے وہاں بھی ان کا پیچھا نہیں چھوڑا۔ مولانا نے لاطینی امریکہ، سرینام، نیوہی، دارالسلام، مارشس، برٹش گیانا اور ترینی ڈاؤ کے مقلات پر قادیانیوں کو مناظروں میں عبرتناک شکست سے دوچار کیا۔ سرینام لاطینی امریکہ میں مرزائی مناظر مبارک احمد سے مناظرہ طے ہوا لیکن وہ تاریخ مقررہ سے پہلے بھاگ گیا۔

”اسلامک ریویو“ کا قادیانی ایڈیٹر پانچ گھنٹے مناظرہ کرنے کے بعد اپنی کتابیں بغل میں دبا کر بھاگنے پر مجبور ہو گیا۔ مولانا شاہ احمد نورانی کے والد ماجد عالمی مبلغ اسلام مولانا شاہ عبدالعلیم صدیقی میرٹھی (خلیفہ امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ) کی لاجواب تصنیف ”مرزائی حقیقت کا اظہار“ کا انڈونیشی زبان میں ترجمہ ہوا جس کے نتیجے میں ملائیشیاء میں مرزائیوں کا داخلہ ممنوع ہو گیا۔

الحمد للہ تعالیٰ آج بھی علمائے اہلسنت بیرون و اندرون ملک شہر شہر گاؤں گاؤں، قریہ قریہ تبلیغی کانفرنس، جلسہ جلوس، نشر و اشاعت غرض ہر طرح سے مقام تحفظ ختم نبوت نظام و مقام مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قادیانیوں کے نپاک عزائم کو ناکام بنانے کے لئے مسلسل سرگرم عمل اور دن رات کوشاں رہتے ہیں۔ گذشتہ مئی میں دنیا نے دیکھا کہ حکومت کی جانب سے کی جانے والی ناموس رسالت بل میں ترمیم کے خلاف یار رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا نعرہ بلند کرنے والے عوام اور علمائے اہلسنت نے کس طرح داتا دربار سے ریگل چوک تک اپنی جان و مال کی پروا نہ کرتے ہوئے لائحہ گولی کی سرکار سے برسرِ پیکار ہو کر پورے لاہور کو میدان کارزار بنا دیا۔ آخر کار حکومت کو ترمیم واپس لینا پڑی۔

تنگ نظری و تعصب پرستی سے قطعاً ہٹ کر اگر ہم امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے متعقدین کے معاندین ناقدین کی رد قادیانیت کا جائزہ لیں تو حقیقت کھل کر سامنے آتی ہے کہ جو آج اہلسنت کی تحفظ ختم نبوت کی خدمات کو گھٹائے بڑھانے کی کوشش کر رہے ہیں ان کا رد قادیانیت میں اس کا عشرِ عشر بھی نہیں ہے۔ واللہ یہ محض بڑائی کے واسطے نہیں صرف اور صرف حقیقت کو بیان کرنے کے لئے عرض ہے کہ صرف امام احمد رضا محدث بریلوی

رحمۃ اللہ علیہ ہی کے چند ہم عصر ”علماء“ کو لے لیجئے۔

۱۔ مولوی محمد قاسم نانوتوی صاحب کی رد قادیانیت میں کوئی بھی مفصل اور مبسوط کتاب سامنے نہیں آئی۔

۲۔ مولانا رشید احمد گنگوہی صاحب پیشوائے اول کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں موجود نہیں ہے۔

۳۔ شیخ الہند مولانا محمود الحسن صاحب کی کوئی کتاب رد قادیانیت میں ہماری نظر سے نہیں گزری۔

۴۔ مولانا اشرف علی تھانوی کی سوائے ایک کتاب ”الخطاب الملیح“ کے اور کوئی قابل ذکر رسالہ یا کتاب سامنے نہیں آئی۔

۵۔ جمعیت العلمائے اسلام مفتی محمود گروپ کے دو اراکین قومی اسمبلی غلام غوث ہزاروی اور مولانا عبدالکیم نے ۳۰ جون ۱۹۷۴ء کو تمام مکاتیب فکر کی جانب سے قومی اسمبلی میں پیش کی جانے والی قادیانیوں کو غیر مسلم اقلیت قرار دلوانے کی قرارداد پر دستخط کرنے سے صاف انکار کر دیا، باوجود اصرار کے دستخط نہیں کئے، آخر کیوں؟

یہ تو صرف ایک تحقیقی و تاریخی جائزہ اور محض آئینے کے طور پر ہے۔ اللہ تعالیٰ کا خاص فضل اور احسان ہے کہ اس نے اس فتنہ (قادیانی) کی روک تھام کے لئے اپنے ان نیک بندوں سے کام لینا تھا۔ چلتے چلتے ایک الزام اور اس کی حقیقت بیان کرتا چلوں...

ایک الزام اور اس کی حقیقت

”مرزا غلام قادر جو مرزا غلام مرتضیٰ کے بیٹے اور مرزا غلام احمد قادیانی کے بھائی ہیں احمد رضا خان کے پہلے استاد ہیں۔“

تحقیق اور علمی جستجو سے قطعاً عاری محض سطحی و بازاری قسم کی باتیں کرنے والوں کا یہ عجیب و غریب نیا شوشہ ہے جو آج کل جاری ہے۔

قارئین کرام! امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم اور مرزا قادیانی کے بھائی غلام قادر قطعاً دو الگ الگ شخصیتیں ہیں۔ کسی شخصیت کا ہم نام ہونا کوئی معیوب بات نہیں۔ آج بھی ہزاروں مسلمانوں کے نام غلام احمد ملیں گے حتیٰ کہ دونوں شخصیات کی ولدیت حسب و نسب علیحدہ علیحدہ مذکور ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کا بھائی... غلام قادر (ابن غلام مرتضیٰ) دنیا نگر کا معزول تھانیدار تھا۔ ۵۵ برس کی عمر میں ۱۸۸۳ء میں انتقال ہوا۔

(رئیس قادیان، صفحہ ۱۱ تا ۱۲ از ابوالقاسم رفیق دلاوری)

جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم مرزا غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کے متعلق مولانا ظفر الدین بہاری صاحب فرماتے ہیں:

”میں نے جناب مرزا صاحب مرحوم و مغفور (مرزا غلام قادر بیگ) کو

دیکھا تھا۔ گورا چٹا رنگ، عمر تقریباً ۸۰ سال، داڑھی، سر کے بال ایک ایک کر کے

سفید، عمامہ باندھے رہتے تھے۔ جب کبھی اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ کے پاس تشریف لاتے

اعلیٰ حضرت رحمہ اللہ بہت ہی عزت و تکریم کے ساتھ پیش آتے۔ ایک زمانہ میں مرزا

صاحب کا قیام کلکتہ میں رہا۔ وہاں سے اکثر جواب طلب سوالات بھیجا کرتے۔ فتاویٰ میں اکثر استفتاء ان کے ہیں۔ انہیں کے ایک سوال کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے رسالہ مبارکہ ”تجلی الیقین بان نبینا سید المرسلین“ (جو کہ مجلس رضا سرائے عالمگیر سے شائع ہو چکا ہے) تحریر فرمایا۔“

(حیات اعلیٰ حضرت ریلوے صفحہ ۳۲، از مولانا ظفر الدین بہاری)

مذکورہ بالا تفصیلات سے بخوبی واضح ہو گیا کہ یہ دونوں قطعاً الگ الگ

شخصیتیں ہیں۔

- ۱۔ قادیانی کا بھائی ۵۵ برس کی عمر میں فوت ہوا۔ جبکہ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے استاد (مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ ابن حکیم مرزا حسن جان بیگ) ۸۰ برس کی عمر میں حیات تھے۔
- ۲۔ قادیانی کا بھائی معزول تھانیدار تھا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم ایک مدرس، قسم کے مولوی و طبیب تھے۔
- ۳۔ قادیانی کا بھائی ۱۸۸۳ء میں انتقال کر گیا۔ جبکہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد ۱۸۸۸ء میں استفتاء روانہ کرتے ہیں جس کے جواب میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ ”تجلی الیقین“ تحریر فرماتے ہیں۔

علاوہ ازیں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے استاد مکرم حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ رحمۃ اللہ علیہ کے بڑے بھائی مرزا مطیع بیگ کے پوتے مرزا عبدالوحید بیگ بریلی اپنی ایک بیان میں تحریر کرتے ہیں :

”حضرت مولانا حکیم مرزا غلام قادر بیگ یکم محرم ۱۲۲۳ھ بمطابق ۲۵ جولائی ۱۸۲۷ء بمقام لکھنؤ محلہ جھوائی ٹولہ میں پیدا ہوئے۔ والد گرامی حکیم مرزا حسن جان بیگ لکھنؤ سے بسلسلہ طبابت بریلی آئے تھے۔ سلسلہ نسب سیدنا حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے ملتا ہے۔ اس لئے فاروقی کہا جاتا ہے۔ مرزا اور بیگ کے خطاب شاہان مغلیہ کے عطا کردہ ہیں۔ مرزا غلام قادر بیگ بھی طبابت کرتے تھے اور دینی تعلیم بلامعاوضہ دیا کرتے تھے۔ حضرت مرزا حکیم غلام قادر بیگ مرحوم و مغفور کا وصال یکم محرم الحرام ۱۳۳۶ھ بمطابق ۱۸ اکتوبر ۱۹۱۷ء بمقام بریلی شریف، عمر ۹۳ سال ہوا۔ محلہ باقر گنج واقع حسین باغ میں دفن کیا گیا۔“

(مرزا عبدالوحید بیگ پوتا حضرت مولانا غلام قادر بیگ، ماہنامہ ”سنی دنیا“)

حاسدین و معاندین کو جب امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا کوئی قابل اعتراض مواد نہ مل سکا تو ایسے بے بنیاد و لغو الزامات کا سہارا لے کر عوام کو مغالطہ دینے کی کوشش کر رہے ہیں۔ بہر حال ہم اس ناپاک جسارت کی روک تھام کے لئے امام احمد رضا خان محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے رد قادیانیت میں رسائل کا مختصر عکس پیش کر رہے ہیں۔ خدا کا شکر ہے کہ ہمارا دامن دلائل و حقائق سے خالی نہیں ہے اس لئے کسی پر طعن و تشنیع و الزام تراشیوں پر یقین نہیں رکھتے۔

میں اپنے انتہائی مشفق و مکرم پیرزادہ اقبال احمد فاروقی صاحب (مرکزی مجلس رضا لاہور) کا بے حد مشکور ہوں جن کی تحریک پر یہ مختصر سی کاوش آپ کے سامنے پیش کر رہا ہوں۔ مجلس رضا شجاع آباد کے صدر قاری غلام مہر علی صاحب، حافظ محمد رمضان چاند صاحب کا ممنون ہونے کے ساتھ ساتھ میں محترم

ماسٹر محمد انوار اللہ خان صاحب اور برادر مکرم صاحبزادہ محمد مشتاق احمد اظہری صاحب کا دلی طور سے شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں جنہوں نے عدیم الفرست ہونے کے باوجود امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی کتب و رسائل میا کرنے میں اس ناچیز کی ہر ممکن مدد فرمائی۔ ”مجلس رضا“ اس کی اشاعت کا اہتمام کر رہی ہے اللہ تعالیٰ جزائے خیر دے۔ آمین بجاہ سید المرسلین۔

فقیر بارگاہ رضویہ

محمد انور قریشی

(بانی و ناظم مجلس رضا)

بیرون رشید شاہ گیٹ پرانی غلہ منڈی

شجاع آباد (ملتان)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور رد قادیانیت

قادیان لرزہ براندام مرے نام سے ہے
کہ میں ویراں یہ عمارت بھی کیا کرتا ہوں

تاریخ اسلام کا عظیم ترین سانحہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ظاہری تھا جس نے تمام مسلمانان عرب و صحابہ کرام رضوان اللہ تعالیٰ علیہم کے حواس پر سکتہ کی سی کیفیت طاری کر دی۔ صحابہ کرام کے لئے یہ خبر ناقابل یقین معلوم ہوتی تھی۔ حتیٰ کہ حضرت عمر فاروق رضی اللہ تعالیٰ عنہ جیسے باہمت اور اولوالعزم بھی اپنے ہاتھ میں تنگی تلوار لے کر کھڑے ہو گئے تھے اور کہا تھا کہ ”جو بھی یہ کہے گا کہ رسول کرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فوت ہو گئے ہیں تو میں اس کا سر قلم کر دوں گا۔“

صحابہ کرام ابھی اس جدائی کے صدمے سے نڈھال ہی تھے کہ ایک اور نازک صورتحال کا سامنا کرنا پڑا۔ ارتداد و الحاد کی ایسی آندھی چلی کہ جس نے سارے ملک عرب کو اپنی لپیٹ میں لے لیا۔ نئے نئے فتنوں نے جنم لیا۔ کہیں لوگ دین اسلام ہی سے منحرف ہو گئے تو کہیں نو مسلم قبائل نے احکام اسلام سے ہاتھ اٹھا لیا۔ کسی نے زکوٰۃ دینے سے انکار کر دیا۔ بہت سے قبائل نے اسلامی فرائض میں خود ساختہ ترامیم کر لیں اور بقول حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کہ :

”اس وقت مسلمانوں کی حالت بکریوں کے اس ریوڑ کی سی تھی جو کشادہ صحرا میں جاڑوں کی سرد رات کو بغیر چرواہے کے رہ جائے۔“

خلیفہ اول و جانشین پیغمبر حضرت سیدنا صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنی پوری سیاسی بصیرت کے ساتھ ان لوگوں سے جہاد کر کے ان تمام فتنوں کو ختم کر دیا لیکن وصال مبارک آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد سب سے زیادہ سنگین فتنہ جھوٹے واعیان نبوت کا پیدا ہونا تھا۔ ایک سرے سے دوسرے سرے تک نبوت کے خود ساختہ دعویٰ دکھائی دینے لگے۔ چونکہ آپ مہاجر صادق صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے پیشین گوئی فرمادی تھی کہ :

”جب تک تمیں (۳۰) دجال کذاب مدعی نبوت نہ نکلیں گے اس وقت تک قیامت نہ ہوگی۔“

چنانچہ ایک طرف طلحہ بن خویلد نے جو کہ بنو اسد سے تعلق رکھتا تھا آپ ﷺ کے مرض کی خبر سنتے ہی نبوت کا دعویٰ کر بیٹھا تو دوسری طرف ”مسلمہ کذاب“ خود مدعی نبوت بن کر مسلمانوں سے بڑی شدت کے ساتھ ٹکرایا اور آخر کار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ہاتھوں جہنم رسید ہوا اور بھی کئی نام قابل ذکر ہیں جن میں ایک عورت ”سراج بنت الحارث“ قبیلہ قحطان کا ”اسود عنسی“ عمان کا ”لقیط بن مالک“ قبیلہ ثقف کا ”مختار ثقفی“ تاریخ میں بہت مشہور ہیں۔ اکثر ایسا کرنے کا مقصد دنیاوی عزت و جاہ حاصل کرنا تھا۔ ان سب کا خاتمہ دور صدیقی پہلے صدی ہجری میں ہوا اور یوں وہ لوگ کیفر کردار کو پہنچے۔

اس کے بعد اسلام کی ان آنے والی آئندہ چودہ صدیوں میں دیکھا جائے تو ہمیں تاریخ میں اور بھی کئی جھوٹے مدعیان نبوت، مدعیان مسیحیت، مدعیان مہدویت نظر آئیں گے۔ تاہم وہ اتنی شہرت نہ پاسکے ان کی خباثت سمٹ کر رہ گئی کیونکہ اسلامی اقتدار نے ان کا سختی سے قمع کر دیا تھا۔ بہت سے خود اپنی موت

آپ مر گئے۔

اور اب برصغیر پاک و ہند کے قصبہ قادیان (ضلع گورداسپور پنجاب) میں ۱۳ فروری ۱۸۳۵ء کو ایک اور مسلمانہ اہل پنجاب پیدا ہوا۔ یعنی (مرزا غلام احمد قادیانی ابن غلام مرتضیٰ) انگریز سرکار کا آبائی وفادار و نمک خوار جسے انگریز نے اپنے سیاسی عزائم کو کامیاب بنانے اور مسلمانان ہند میں تفرقہ اور اسلام میں دراڑ ڈالنے کے لئے پروان چڑھایا جیسا کہ مرزا خود کہتا ہے :

”میں انگریز کا خود کاشتہ پودا ہوں“

مرزا غلام احمد قادیانی جوانی میں ہسٹریا، بڑھاپے میں مالیخولیا اور مراقبہ جیسے موزی امراض میں مبتلا ہونے کے علاوہ ذہنی اور نفسیاتی مریض بھی تھا اور ساتھ ہی ذہین بھی تھا۔ اس لئے اس نے زندگی کی عسرت اور غربت سے نجات حاصل کرنے کے لئے نبوت کا دعویٰ کیا تاکہ دنیاوی عزت و وقار حاصل کر سکے۔ ابتداً رد عیسائیت اور رد آریہ جیسے موضوع پر کام کیا تاکہ عام مسلمانوں کی ہمدردیاں حاصل کر سکے۔ بعد ازاں اپنی گنجشک اور پیچیدہ مقفئی عبارات سے مسلمانوں کو گمراہ کرنے لگا۔ زیادہ تر پڑھے لکھے لوگ اس کے دام فریب میں پھنسے۔

چونکہ انگریز کا مقولہ تھا کہ ”لڑاؤ اور حکومت کرو“ سو اس نے اس سے بھرپور فائدہ اٹھایا اور داسے درے سخن اس تحریک کو تقویت پہنچانے اور عوام میں مقبول بنانے کا سبب بنے اور رگ مسلمان کے لئے وہ ناسور پروان چڑھایا کہ شاید صدیوں اس کا مداوا نہ ہو سکے۔

اس دجال مرزا غلام احمد قادیانی نے تقریباً ۱۸۸۳ء میں اپنے مجدد ہونے کا دعویٰ کیا۔ ۱۸۹۱ء میں مثل مسیح و مسیح موعود بنے اور ۱۹۰۱ء میں آخر کار اپنی خباثت کی انتہا پر پہنچ کر نبوت کا مدعی بن بیٹھا۔ اس کے کفریات کی فہرست تو بہت طویل

ہے مگر چند حوالہ جات ملاحظہ فرمائیں۔

○ کبھی کہا میں ”محدث ہوں“ (توضیح المرام، صفحہ ۹ از مرزا قادیانی)

○ کبھی کہا کہ ”ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو اس سے بہتر غلام احمد ہے۔“
(دافع البلاء صفحہ ۱۷ از مرزا قادیانی)

○ ”میں ابن مریم ٹھہرا“ (کشتی نوح)

حیات مسیح علیہ السلام کو باطل ٹھہرانے کے لئے نئے نئے قول گھڑے۔
عیسیٰ مسیح کو جی بھر کر گالیاں، دشنام طرازیاں اس کی کتابوں میں مذکور ہیں اور یہ
کہہ کر لعنت ابدی اور جہنم کا مستحق ہوا کہ...

○ ”سچا خدا وہ ہے جس نے قادیان میں اپنا رسول (مرزا غلام احمد قادیانی)
بھیجا۔“ (دافع البلاء صفحہ ۱۱ از مرزا قادیانی)

اپنے خود ساختہ فرقے کا نام احمدیت رکھا نیز اپنے سوا تمام دنیا کے
مسلمانوں کو کافر ٹھہرایا چونکہ اس کی پشت پر انگریز کا ہاتھ تھا اس لئے اس فرقہ کو
اچھی خاصی مقبولیت حاصل ہوئی۔ اس دجال نے قرآنی آیات کریمہ کو مسخ کر کے
من مانی تفسیریں گھڑ لیں۔ اپنے اوپر وحی آنے کا مدعی ہوا۔

○ ”بعض اوقات دیر دیر تک خدا مجھ سے باتیں کرتا رہتا ہے۔“ (سیرت
المہدی، صفحہ ۵۸)

○ ”بیس سال سے متواتر اس عاجز (مرزا) کو الہام ہوتا ہے۔“ (خط مرزا
اخبار الحکم قادیان، صفحہ ۲۹، جلد ۳)

جبکہ مرزا کے دیگر تمام کفریات شنیعیہ پیشار اس کی کتابوں میں مذکور
ہیں۔ ایک سیل رواں کی مانند پنجاب کی سرزمین سے یہ فتنہ ابھرا اور پورے پنجاب
و دیگر علاقوں کو اپنی پیٹ میں بھا کر لے جانے ہی لگا تھا کہ جس طرح حضرت

صدیق اکبر رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے اپنے دور خلافت میں جھوٹے کذاب دجال و
مدعیان نبوت کا خاتمہ کیا اور ان کو نیست و نابود کر کے دم لیا اسی طرح ہند میں بھی
ہر چار طرف سے مرزا قادیانی پر لعنت اللہ کی صدائیں بلند ہوئیں۔ ناموس رسالت
کے محافظوں نے اس کا جینا حرام کر دیا۔ ہر مکتب فکر کے علماء و مشائخ عظام
پیران کرام نے بالاتفاق قادیانی فتنہ کی سرکوبی کے لئے سر توڑ کوششیں کیں اور اس
کو محدود کر کے رکھ دیا۔ مرزا کے اپنے اقوال و افعال سے اس کے دعوے کی تردید
و مذمت فرمائی۔ اس کے دست راست حاکم انگریز کے غیض و غضب کی پروا نہ
کرتے ہوئے اس کی پرزور مخالفت کی اور عوام کو اس فتنہ سے بچانے کے لئے
اپنے گھر بار چھوڑ کر اس فتنہ کے مد مقابل آن کھڑے ہوئے۔ جان کو جان اور آن
کو آن نہ سمجھتے ہوئے اس فتنہ کی سرکوبی کے لئے سینہ سپر ہو گئے۔ اس جدوجہد
میں امام اہلسنت مجدد دین و ملت قاطع شرک و بدعت امام احمد رضا محدث
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو کردار ادا کیا وہ تمام عالم اسلام اور اہلسنت کے لئے
قابل فخر ہے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے اس کارنامے کو ہمیشہ تاریخ میں مدتوں
یاد رکھا جائے گا۔

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس فتنہ مرزائیت کو
ہاتھوں ہاتھ لیا۔ فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے رسم صدیقی ادا کرتے ہوئے اپنے خاتمہ فخر
خونخوار و برق و بار سے اس آشیانہ باطل پر وہ قیامت نازل فرمائی کہ قادیانیت ماہی
بے آب کی طرح تڑپ کر رہ گئی حتیٰ کہ سمٹ گئی۔ واقعی ۔

وہ رضا کے نیزہ کی مار ہے کہ عدو کے سینے میں غار ہے
کے چارہ جوئی کا وار ہے کہ یہ وار وار سے پار ہے

جوش و غیرت اسلامی نے اس مفتی اعظم کو بے چین و بے قرار کر دیا تھا۔

حرمیت اسلام کی خاطر اپنے پرائے کی تمیز نہ کرتے ہوئے سینہ سپر ہو گئے۔ ہم دیکھتے ہیں کہ دین اسلام کا یہ بے باک نقیب اپنی تمام زندگی کو فتنوں کے محاسبہ میں گزار دیتا ہے۔ دنیائے اسلام کا یہ نامور مفتی اپنے بے لاگ فتوؤں سے غیرت ایمانی سے سرشار ہو کر خاص کر فتنہ مرزائیت کے خلاف برسپیکار نظر آتا ہے۔ آپ اور آپ کے خلفاء، تلامذہ، میدان باصفا اور عقیدت مندان نے تحریر، تقریر، مناظرہ، مباحثہ، غرض ہر طریقہ سے مرزا کی رد میں کتب و رسائل کا انبار لگا کر مرزائیت کا ناطقہ بند کر دیا۔

قارئین کرام! اس مختصر سے پمفلٹ میں امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی ان مساعی جلیلہ کا مختصر عکس ملاحظہ فرمائیں گے جو کہ آپ نے خاص اس فرقہ قادیانی کی سرکوبی کے لئے انجام دیں۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے دعویٰ نبوت کے جواب میں مشہور کتابیں جو آپ نے لکھیں اور شائع ہو کر منظر عام پر آئیں مختصر جائزہ پیش خدمت ہے۔

قادیانی مناظر

شیریشۃ اہلسنت ابوالفتح مولانا محمد حشمت علی خان صاحب مناظر اسلام راوی ہیں کہ ایک روز بعد نماز عصر ایک قادیانی مناظر بغرض بحث و مباحثہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے پاس آیا۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے خبیث دجال قادیانی کے کفر قطعیہ تقبیہ پیش فرمائے تو قادیانی مناظر لاجواب ہو گیا اور آخر کار عاجز ہوتے ہوئے کہنے لگا :

”وہ ہمارے حضرت مرزا صاحب (مرزا غلام احمد قادیانی) نے اپنی کتب البریۃ“ میں لکھا ہے کہ خدا نے میرا نام غلام احمد قادیانی رکھ کر بتلایا کہ تیرہ سو

سال بعد تیرا ظہور ہو گا کیونکہ غلام احمد قادیانی کے عدد بھی تیرہ سو ہیں اور جس وقت ہمارے حضرت (مرزا قادیانی) نے دعویٰ نبوت کیا تھا اس وقت بھی ۱۳۰۰ھ کا زمانہ تھا۔“

امام اہلسنت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے اس دجال کی اس تحریفانہ عددی حساب کے فوراً پرچے اڑا دیئے۔ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ جامع علوم و فنون نے فرمایا :

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے هل انبئکم علی من تنزل الشیطان تنزل علی کل افاک اثیم ۱ یلقون السمع و اکثرهم کذبون ۲ (ترجمہ) ”کیا میں تمہیں بتا دوں کہ کس پر اترتے ہیں شیطان، اترتے ہیں بڑے بہتان والے گنہگار پر، شیطان اپنی سنی ہوئی ان پر ڈالتے ہیں اور ان میں اکثر جھوٹے ہیں۔“

اس آیت مبارکہ کے عدد مبارک بھی پورے تیرہ سو ہیں تو گویا رب عزوجل نے اس آیت کریمہ میں اس بات کی طرف اشارہ فرمایا کہ ۱۳۰۰ھ میں ایک شخص نبوت کا دعویٰ کرے گا جس کے مشہور نام کے عدد بھی تیرہ سو ہوں گے۔ وہ بھی انہی بڑے بہتان والے گنہگاروں میں سے ہو گا۔ وہ ہرگز ملہم رحمانی نہ ہو گا بلکہ شیطانی ہو گا اور اس پر شیاطین اتر کریں گے اور اس پر شیطانی وحی نازل ہوا کرے گی اور وہ اکثر جھوٹے ہیں۔

(تجانب اہلسنت، صفحہ ۲۱۰ از قاری محمد طیب صاحب دانا پوری)

قادیانی مناظر ناکام و نامراد ہو کر واپس چلا گیا۔ یہاں یہ بات قابل ذکر ہے کہ امام احمد رضا خان بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کو علم الاعداد پر پوری دسترس حاصل تھی۔

چونکہ مجدد ملت اسلامیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کا شروع ہی سے اکثر وقت تصنیف و تالیف میں گزرتا تھا اس لئے آپ کو مجمع میں تقاریر کرنے کے بہت کم مواقع میسر ہوئے۔ جہاں سے باطل فرقوں کے مناظر چیلنج کرتے وہاں اکثر اپنے صاحبزادوں، خلفاء کو دفاع کے ساتھ روانہ فرماتے اور آپ کتب و رسائل کے ذریعے باطل فرقوں کی تردید و مذمت فرماتے رہتے۔

”جب دین میں کوئی نیا فتنہ اٹھتا سب سے پہلے حضور (امام احمد رضا) کے زبان و قلم کو حرکت ہوتی اور کامل استیصال فرما کر چھوڑتی۔ خیال کرتا ہوں کہ ہر فتنہ انگیز کو فتنہ پھیلانے سے قبل یہ خیال مدتاً مدت تک باز رکھتا کہ اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ کی سیف زبان و نیزہ قلم کا کیا جواب ہو گا۔“

(وصایا شریف، صفحہ ۲۴ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

۱۔ جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة

(دشمن خدا کے ختم نبوت سے انکار پر خدائی جزاء)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت بہ دلائل مفصل طور پر تاریخی حوالہ جات سے ثابت کرنے کے لئے ۱۱۱ صفحات پر مشتمل یہ کتاب ۱۳۱۷ھ بمطابق ۱۸۹۹ء میں تصنیف فرمائی جس میں سائل جناب شیخ خدا بخش سنہ محلہ سوئی گری کی پول سے ۱۹ رجب ۱۳۱۷ھ کو استفسار فرمایا تھا کہ

”حضرت علی وفاطمہ و حسنین رضی اللہ تعالیٰ عنہم کو انبیاء و رسول کہنے و ثابت کرنے والے کے کیا احکام ہیں اسے سید کہنا روا ہے یا نہیں؟“

اگرچہ مرزا قادیانی کی کسی کتاب کے جواب یا رد میں یہ کتاب نہیں لکھی

گئی لیکن اصل مقصد حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ختم نبوت ثابت کرنا ہے۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے بعد رسول مقبول ﷺ کے کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض قرار دیا ہے اور ختم نبوت کے منکر کو کافر قرار دیتے ہیں۔ آیات قرآن کریم کے علاوہ تقریباً ایک سو بیس (۱۳۰) احادیث مبارکہ اور تقریباً تیس (۳۰) نصوص تحریر فرمائیں جیسا کہ اس کے تعارف میں خود فرماتے ہیں :

”اللہ و رسول نے مطلقاً نفی نبوت تازہ فرمائی۔ شریعت جدیدہ وغیرہ کی کوئی قید کہیں نہ لگائی اور صراحتہ ”خاتم بہ“ معنی آخر بتایا۔ متواتر احادیث میں اس کا بیان آیا ہے۔ صحابہ کرام سے اب تک تمام امت مرحومہ نے اسی معنی ظاہر و متبادر و عموم و استغراق حقیقی نام پر اجماع کیا۔ تمام انبیاء کے خاتم ہیں اور اسی بناء پر سلفاء خلفاء آئمہ مذاہب نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد ہر مدعی نبوت کو کافر کہا۔“

”فقیر غفرلہ المولیٰ القدر (احمد رضا) نے اپنی کتاب (جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم نبوة) جس میں اس مطلب ایمانی پر صحاح و سنن، اسانید و معاجیم و جوامع سے ایک سو بیس حدیثیں اور تکفیر منکیر پر ارشادات ائمہ، علمائے قدیم و حدیث مبارک عقائد در اصول فقہ و حدیث سے ۳۰ نصوص ذکر کئے۔ والحمد للہ۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۹)

مسند امام احمد شریف و ترمذی سے رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ حدیث پاک بھی نقل کر کے رافضی حضرات کا شک و شبہ دور کر دیا ہے کہ لو کان بعد نبی لکان عمر بن الخطاب ”اگر میرے (حضور ﷺ) بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن خطاب ہو تا۔“

آخر میں مولانا شیخ احمد کی مدرس مکہ مکرمہ کی زور دار تقریظ موجود ہے۔
حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی نبوت سے متعلق علمائے بدایوں، لاہور، حیدر آباد،
دکن، دہلی، کانپور، سارنپور، دیوبند، گنگوہ کے فتاویٰ جلت درج ہیں۔ سائل کا
جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”منافق کو سید نہ کہو، سید کفریہ عقیدہ نہیں رکھ سکتا۔“ (جزاء اللہ عددہ
ببائتہ ختم نبوت، صفحہ ۹۷ مطبوعہ لاہور)

۲۔ السوء والعقاب علی المسیح الکذاب

(جھوٹے مسیح پر عذاب وعقاب)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مرزا غلام احمد قادیانی کی رد
میں یہ خاص رسالہ مشتمل بر صفحات ۲۳ مستفتی مولوی عبدالغنی ساکن امرتسر
کے جواب میں ۲۱ ربیع الاخر ۱۳۲۰ھ قریباً ۱۹۰۲ء میں قلمبند اور شائع فرمایا۔ یعنی مرزا
قادیانی کے دعویٰ نبوت کے تقریباً ایک سال بعد سائل کا سوال تھا کہ مرد کا مرزائی
ہونے کے بعد مسئلہ زوجیت کے کیا احکام ہیں۔ اول صفحات میں امرتسر کے دس
علماء کے فتوؤں کے خلاصہ جلت درج کئے گئے ہیں جن میں بالاتفاق مرزا قادیانی کو
کافر قرار دیا گیا ہے۔ نیز مشکوٰۃ کے زوجیت سے علیحدہ ہونے اور مہر وغیرہ کے احکام
صادر کئے گئے ہیں۔

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ صفحہ چھ پر مرزا کو مسیح
دجال علیہ اللعن والنکال کا لقب دے کر مرزا قادیانی کی کتب (ازالہ اوہام،
توضیح الہرام، دافع البلاء، براہین احمدیہ، معیار الاحیاء) وغیرہا سے قادیانی کے بیشتر
مشہور مشہور کفریہ عقائد تحریر فرمائے ہیں۔ ساتھ ہی ان کا زور دار رو بھی فرماتے

گئے۔ ایک قادیانی تاویل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”قادیانی اس تاویل کی آڑ لیں کہ یہاں نبی و رسول کے معنی لغوی مراد
ہیں۔ یعنی خبردار یا خبر دہندہ اور فرستادہ، مگر یہ محض ہوس اول صریح لفظ میں تاویل
نہیں سنی جاتی۔ فتاویٰ ہندیہ میں ہے کہ کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے
کہ میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ لے کہ میں پیغام پہنچانے والا اپنی ہوں کافر ہو جائے
گا۔ لغوی معنی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرضی رسالت نبوت مقصود اور
کفر و ارتداد یعنی قطعی موجود۔“

آیت قرآنی، حدیث مبارکہ و دیگر فتاویٰ سے تحریر درج کرنے کے بعد
واضح الفاظ میں قادیانیوں سے متعلق احکام میں فرماتے ہیں :

”ان اقوال مذکورہ کا قائل بیباک، کافر، مرتد، کذاب، ناپاک ہے۔ اگر
یہ اقوال مرزا کی تحریروں میں اسی طرح ہیں تو واللہ وہ یقیناً کافر اور جو اس کے ان
اقوال یا ان کے امثال پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ کہے وہ بھی کافر ہے۔“ (السوء
والعقاب علی مسیح الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)
دوسری جگہ صرف کلمہ گوئی پر مدار اسلام رکھنے والے حضرات کو مخاطب
کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”اس مرزا قادیانی کی تکفیر میں چون و چرا کریں تو وہ بھی کافر وہ اراکین
بھی کفار، مرزا کے پیرو اگرچہ خود ان اقوال نجس الابوال کے متعقد بھی نہ ہوں
مگر جبکہ صریح کفر وہ کھلے ارتداد دیکھتے سنتے پھر مرزا کو امام و پیشوا و مقبول خدا کہتے
ہیں قطعاً یقیناً سب مرتد ہیں سب مستحق نار ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح
الکذاب، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں کے احکام

- ”یہ لوگ دین اسلام سے خارج ہیں اور ان (قادیانیوں) کے احکام بعینہ مرتدین کے احکام ہیں۔“
- ”جو شخص بلا وصف کلمہ گوئی و ادعائے اسلام کفر کرے وہ کافروں کی سب سے بدتر قسم مرتد کے حکم میں ہے۔“
- ”جو اس (مرزا غلام احمد قادیانی) کے کفر و عذاب میں شک کرے یقیناً خود کافر ہے۔“

(السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ مطبوعہ لاہور)

آخر میں سائل کا جواب دیتے ہوئے فرماتے ہیں :

”شوہر کے کفر کرتے ہی عورت فوراً نکاح سے نکل جاتی ہے۔ اب اگر بے اسلام لائے اپنے اس قول و مذہب سے بغیر توبہ کئے یا بعد اسلام و توبہ عورت سے بغیر نکاح جدید کئے اس سے قربت کرے زنائے محض ہے۔ جو اولاد ہو یقیناً ولد الزنا ہو، یہ احکام سب ظاہر اور تمام کتب میں دائر و سائر ہیں۔“ (السوء والعقاب علی المسیح الکذاب، صفحہ ۲۱ از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ لاہور۔)

۳۔ حسام الحرمین

مجدد مائتہ حاضرہ و ملت طاہرہ مفتی اسلام امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی بڑی مشہور و معروف تصنیف ہے جو کہ عربی زبان میں ہے۔ اس کا اردو ترجمہ مولانا حسنین رضا خان صاحب نے ”مبین احکام و تصدیقات اعلام“ کے نام سے کیا ہے۔ یہ ایک مفصل فتویٰ پر مشتمل ہے جو کہ ۱۵۸ صفحات پر محیط ہے۔ اسے مکتبہ نبویہ گنج بخش روڈ لاہور نے شائع کیا۔ اس پر حجاز شریف کے ۳۷ علمائے

کرام و مفتیان شرع نے اپنی تصدیقات درج کیں۔ ان مفتیان کرام نے بر ملا آپ کی علمیت کا اعتراف کرتے ہوئے آپ (امام احمد رضا رحمہ اللہ) کو ”مجدد برحق“ کا لقب عطا فرمایا۔ یہ کتاب ہند میں نئے پیدا ہونے والے فتنوں و فرقوں کے عقائد باطلہ کفریہ اور ان کے متعلق شرعی احکام پر مشتمل ہے۔ ان میں بھی سرفہرست یہی خاص فرقہ یعنی مرزا غلام احمد قادیانی ہے۔

۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۴ء میں یہ کتاب منظر عام پر آئی۔ امام احمد رضا محدث

بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس فرقہ کے متعلق فرماتے ہیں :

”ان میں سے ایک فرقہ (مرزائیہ) ہے اور ہم نے ان کا نام غلامیہ رکھا ہے۔ غلام احمد قادیانی کی طرف نسبت، وہ ایک دجال ہے۔ جو اس زمانہ میں پیدا ہو کر ابتداً مسیح ہونے کا دعویٰ کیا اور واللہ اس نے سچ کہا کہ وہ مسیح دجال کذاب کا مثل ہے اپنی کتاب (براہین غلامیہ) احمدیہ کو اللہ تعالیٰ کی کتاب بتانا یہ بھی شیطان ہی کی دجی سے ہے پیشین گوئیوں میں اس کا جھوٹ نہایت کثرت سے ظاہر ہوتا ہے یونہی شقاوت کی سیڑھیاں چڑھتا گیا۔ اس نے چاہا کہ مسلمان زبردستی اس کو ابن مریم بنالیں، مسلمان اس پر راضی نہ ہوئے اور عیسیٰ کے فضائل انہوں نے پڑھنا شروع کئے تو لڑائی کے لئے اٹھا اور عیسیٰ علیہ السلام میں عیب اور خرابیاں بتانا شروع کیں۔ اس کے کفریات ملعونہ اور بہت ہیں اللہ تعالیٰ مسلمانوں کو اس کے اور تمام دجالوں کے شر سے پناہ دے۔“ (حسام الحرمین، صفحہ ۲۰ از امام احمد رضا رحمہ اللہ، مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

عقائد مرزا کو مختصر طور پر تحریر کرنے کے بعد فتوے کے آخر میں فرماتے ہیں ”خلاصہ کلام یہ ہے کہ یہ (طائفہ مرزا قادیانی) سب کے سب کافر، مرتد ہیں۔ باجماع امت اسلام سے خارج ہیں۔“ (حسام الحرمین، صفحہ ۳۲، از امام احمد رضا

مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور

۴۔ الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی

(قادیانی مرتد پر خدائی تلوار)

فاتح قادیانیت امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی یہ کتاب مطاب آخری تصانیف سے ہے جو کہ ۳ محرم الحرام ۱۳۴۰ھ کو مستفتی شاہ میر خاں قادری ساکن پہلی بھیت کے سوال کے جواب میں کانپور سے شائع ہوئی۔ ۱۹۸۲ء میں مرکزی مجلس رضا لاہور نے اسے دوبارہ شائع کیا۔

یہ رسالہ خاص مرزا قادیانی کے مسئلہ وفات مسیح کے رد میں لکھا گیا ہے۔ سائل نے ایک آیت قرآنی اور ایک حدیث مبارکہ پیش کر کے (جس سے قادیانی عیسیٰ علیہ السلام کی وفات پر استدلال کرتے تھے) یہ دریافت فرمایا تھا کہ آخر اس استدلال کا جواب کیا ہے۔ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ نے مذکورہ استدلال کا جواب دینے سے پیشتر قادیانیوں کے اس بحث میں الجھانے کے اغراض و اسباب بتائے اور پھر سات وجہ سے واضح کیا کہ آیت قرآنی قادیانیوں کے لئے دلیل نہیں بن سکتی، فرماتے ہیں :

”قبل جواب ایک امر ضروری ہے کہ اس سوال و جواب سے ہزار درجہ اہم ہے معلوم کرنا لازم ہے۔ بے دنیوں کی بڑی راہ فرار یہ ہے کہ انکار کریں ضروریات دین کا اور بحث چاہیں کسی ہلکے پھلکے مسئلے میں جس میں کچھ گنجائش دست و پا زن ہو۔“

مزید فرماتے ہیں :

”حیات و وفات سیدنا عیسیٰ رسول اللہ علی نبینا الکریم و علیہ السلوٰۃ

وسلیمات کی بحث چھیڑتے ہیں جو کہ ایک فرعی سہل خود مسلمانوں میں ایک نوع کا انتہائی مسئلہ ہے جس کا اقرار یا انکار کفر تو درکنار ضلال بھی نہیں۔ نہ ہرگز وفات مسیح ان مرتدین کو مفید۔“

(الجراز الدیانی علی المرتد القادیانی، صفحہ ۳۳ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مولانا مولوی نعیم الدین صاحب مراد آبادی، مولانا مولوی ظفر الدین صاحب بہاری، مولوی احمد افتخار میرٹھی، احمد علی صاحب میرٹھی، مولوی رحمہ اللہ، مولانا مولوی امجد علی صاحب اعظمی یہ خلفاء حضرات آریہ مناظر رام چندر وغیرہ سے مناظرہ کر کے مظفر و منصور واپس آکر اعلیٰ حضرت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں آئے تو امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے ان کو نصیحت کرتے ہوئے فرمایا :

”قادیانی وغیرہ تو یہی چاہتے ہیں کہ اصول چھوڑ کر فروعی مسائل میں گفتگو ہو۔ انہیں ہرگز یہ موقع نہ دیا جائے۔“

(ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۱۰۰)

”ان (مرزائیوں) کا مقصود اس افتراء سے وفات مسیح ثابت کرنا ہے اور جب وفات مسیح ثابت ہو جائے گی تو ان کے نزدیک نزول نہ ہو گا تو ایک مشیل کا نزول ماننا پڑے گا۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۴۳۶ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور)

مسئلہ حیات و نزول مسیح کو ثابت کرنے کے لئے آپ نے اس رسالہ مبارکہ میں شروع میں تقریباً چھ آیات قرآنی، دو احادیث مبارکہ پیش کر کے ان مرزائیوں کے استدلال کا جواب دیا ہے۔

مرزا کے بارے میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے تاثرات

”بفرض باطل اینہم بر علم، پھر اس سے قادیان کا مرتد، رسول اللہ کا مثل

کیونکر بن بیٹھا؟ کیا اس کے کفر، اس کے کذب، اس کی وقاحتیں، اس کی فضیلتیں، اس کی خباثتیں، اس کی نپائیاں، اس کی بیباکیاں کہ عالم آشکار ہیں چھپ سکیں گی اور جہاں میں کوئی عقل و دین والا ابلیس کو جبریل کا مثل مان لے گا؟“ (الجزاز الدیانی علی المرتد القادیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

قادیانیوں کی چالاکی

”یہ مرزا نبیوں کی علانیہ تکذیب کرنے والا، یہ رسولوں کو فحش گالیاں دینے والا، یہ قرآن مجید کو طرح طرح رد کرنے والا، مسلمان بھی ہونا محال نہ کہ رسول اللہ کی مثال۔ قادیانیوں کی چالاکی کہ اپنے میلہ کے نامسلم ہونے سے یوں گریز کرتے اور اس کے ان صریح ملعون کفروں کی بحث چھوڑ کر حیات و وفات مسیح کا مسئلہ چھیڑتے ہیں۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۲۶ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

امام احمد رضا فاتح قادیانیت سیدنا مسیح علیہ السلام کے مشہور اوصاف جلیلہ و معجزات کریمہ جو کہ قرآن مجید میں مذکور ہیں لکھنے کے بعد قادیانی دجال سے موازنہ کرتے ہوئے کہتے ہیں :

”ظاہر ہے کہ قادیانی ان میں سے کچھ نہ تھا پھر وہ کیونکر مثل مسیح ہو گیا۔“ ازالۃ اوبام سے کفریات بے شمار نقل کر کے فرماتے ہیں ”بہر حال یہ تو ثابت ہوا کہ یہ مرتد مثیل مسیح نہیں۔“

قادیانی کے سفید جھوٹ

”قادیانی مدعی نبوت تھا اور سخت جھوٹا کذاب جس کے سفید چمکتے ہوئے جھوٹ وہ محمدی والے نکاح اور انبیاء کے چاند والے بیٹے قادیان و قادیانیہ کے محفوظ از طاعون رہنے کی پیشین گوئی دیتے ہیں۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۴۱ از امام

(احمد رضا رحمہ اللہ)

تقریباً ۱۸ آیات قرآنی تین احادیث مبارکہ اور تفسیر العمادی انوار التنزیل، تفسیر عنایت القاضی و فتح الباری سے عبارات وغیرہ درج فرما کر قادیانیوں کے وفات مسیح کے مسئلہ کا زور دار رد فرمایا ہے۔

آخر میں امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

والمرزائیۃ لعنا کباراً ”میں (احمد رضا رحمہ اللہ) کہتا ہوں کہ مرزائیوں پر بھی بڑی لعنت ہو۔“ (الجزاز الدیانی، صفحہ ۳۹ از امام احمد رضا رحمہ اللہ)

۵۔ الصارم الربانی علی اسراف القادیانی

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے جناب حجتہ الاسلام مولانا خالد رضا خان صاحب نے سب سے پہلے قادیانی کی رد میں کانپور سے موصول ہونے والے ایک استفتاء کے جواب میں یہ رسالہ ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ قلمبند فرمایا جو کہ پہلے ماہنامہ ”تحفہ حنفیہ“ کے کئی شماروں میں مسلسل قسط وار شائع ہوتا رہا بعد ازاں یہ کتابی صورت میں ۱۳۱۵ھ بمطابق ۱۸۹۷ء میں بریلی سے شائع ہوا جس میں حیات مسیح کے متعلق مفصل بحث ہے۔ مرزا غلام احمد قادیانی کے مثل مسیح ہونے کا زبردست رد کیا گیا ہے۔ خود امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اس رسالہ کے بارے میں لکھتے ہیں :

”پہلے اس ادعائے کاذب (مرزا) کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز فاضل نوجوان مولوی خالد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی ”الصارم الربانی علی اسراف القادیانی“ مسمیٰ کیا۔ یہ رسالہ حامی سنن، حامی فتن، ندوہ شکن، ندوی گلن، مکرمنا قاضی عبدالوحید

صاحب خفی فردوسی "صین عن الفتن" نے اپنے رسالے مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد سے ماہوار شائع ہوتا ہے طبع فرما دیا۔ بحمد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور اللہ عزوجل قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں۔" (السوء والعقاب والمسح الکذاب، صفحہ ۴ از امام احمد رضا محدث بریلوی رحمہ اللہ مطبوعہ مکتبہ نبویہ لاہور)

۶۔ المبین ختم النبیین

۱۸ ربیع الاول ۱۳۲۶ھ مولوی ابوطاہر نبی بخش صاحب سکنہ بہار شریف نے لفظ "خاتم النبیین" میں الف لام عہد خارجی سے متعلق ایک استفتاء مرتب کر کے امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی خدمت میں بھیجا جس کے جواب میں اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ نے یہ رسالہ تحریر فرمایا، آپ فرماتے ہیں :

"حضور پر نور خاتم النبیین سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خاتم یعنی بعثت میں آخر جمیع انبیاء و مرسلین بلا تاویل و بلا تخصیص ہونا ضروریات دین سے ہے۔ جو اس کا منکر ہو یا اس میں ادنیٰ شک و شبہ کو بھی راہ دے کافر مرتد ملعون ہے۔" (المبین ختم النبیین صفحہ ۹۷)

"یعنی جو ہمارے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانہ میں خواہ حضور ﷺ کے بعد کسی کی نبوت کا ادعا کرے کافر ہے۔"

"یعنی تمام امت مرحومہ نے لفظ خاتم النبیین سے یہی سمجھا ہے، وہ بتاتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی نہ ہو گا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی رسول نہ ہو گا اور تمام امت

نے یہی مانا ہے کہ اس میں اصلاً "کوئی تاویل یا تخصیص نہیں۔ تو جو شخص لفظ خاتم النبیین میں النبیین کو اپنے عموم اور استغراق پر نہ مانے بلکہ اسے کسی تخصیص کی طرف پھیرے اس کی بات مجنوں کی بک یا سرسائی کی بہک ہے۔ اسے کافر کہنے سے کچھ ممانعت نہیں۔ اس نے نص قرآنی کو جھٹلایا جس کے بارے میں امت کا اجماع ہے کہ اس میں نہ کوئی تاویل ہے نہ تخصیص۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۹۹ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں "جیسے آج کل دجال قادیانی بک رہا ہے کہ خاتم النبیین سے ختم نبوت شریعت جدیدہ مراد ہے۔ اگر حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بعد کوئی نبی اسی شریعت مطہرہ کا مروج و تابع ہو کر آئے کچھ حرج نہیں اور وہ خبیث اس سے اپنی نبوت جمانا چاہتا ہے۔" (المبین خاتم النبیین صفحہ ۱۰۱ بشمول رسائل رد مرزائیت از امام احمد رضا رحمہ اللہ مطبوعہ رضا فاؤنڈیشن)

۷۔ قمر الدیان علی مرتد بقادیان (مرتد قادیانی پر قرأتی)

امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی حیات مبارکہ میں آپ کے برادر گرامی جناب حضرت مولانا مولوی محمد حسن رضا خان صاحب کی زیر ادارت قادیانیوں کی رد و مذمت میں ایک ماہوار رسالے کا اجرا فرمایا جس کا عنوان تھا "قمر الدیان علی مرتد بقادیان" جو قادیانیوں کی اچھی طرح خبر لیتا تھا۔ اس ۱۳۲۳ھ بمطابق ۱۹۰۵ء کا ایک شمارہ جو کہ ۱۹۵۲ء میں لاہور سے دوبارہ سید ابوب علی رضوی

کے زیر اہتمام طبع ہوا ہمارے زیر نظر ہے۔ رسالے کے اجراء کی وجوہات بیان کرتے ہوئے حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

”رسالہ ماہواری رد قادیانی کی ابتدا حکمت البیہ نے اس وقت پر رکھی تھی کہ یہاں دو چار جاہلان محض اس کے (مرزا) مرید ہو آئے۔ مسلمانوں نے حسب حکم شرع شریف ان سے میل جول، ارتباط، سلام و کلام یک لخت ترک کر دیا۔ دین میں فساد مسلمانوں میں فتنہ پیدا کرنے والوں نے یہ العذاب اللہی دون العذاب اکبر چکھا۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۳ مطبوعہ لاہور طبع ثانی)

قادیانی ”خانوادہ اعلیٰ حضرت“ رحمۃ اللہ علیہ کے رد و مذمت سے عاجز ہو گئے۔ اشتہارات میں گلی گلوچ، علمائے اہلسنت کو گالیاں، بدزبانی، اکاذیب بہتانی، کلمات شیطانی پر اتر آئے اور آخر کار تنگ آکر ایک مناظرے کا چیلنج دے دیا۔

قادیانیوں کے مناظرہ کے اشتہار بنام (اطلاع ضروری) کے جواب میں مناظرے کے لئے حضرت مولانا حسن رضا خان صاحب کی طرف سے رسالہ ”ہدایت نوری“ بجواب اطلاع ضروری شائع کیا گیا جس میں حسن رضا خان صاحب فرماتے ہیں :

ہاں ہاں قادیانیوں کو تیار رہنا چاہئے اس سخت وقت کے لئے جب واحد قہار اپنی مدد مسلمانوں کے لئے نازل فرمائے گا اور جھوٹے مسیح جھوٹی وحی کا سب جال بچ بے عونہ کھل جائے گا۔ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶)

جبکہ دوسرے شمارے میں دعوت مناظرہ شرائط و طریق مناظرہ مندرج ہیں جن کا ذکر بھی کیا گیا ہے۔ قادیانیوں کے وہ رسائل پمفلٹ اشتہارات وغیرہ دستیاب نہ ہو سکے جن میں امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور خانوادہ امام احمد رضا کو

گالیاں، بدزبانی کا نشانہ بنایا گیا ہے جس کا ذکر مولانا صاحب کرتے ہوئے فرماتے ہیں :

”پیارے بھائیو! عزیز مسلمانو! کیا یہ خیال کرتے ہو کہ ہم گالیوں کا جواب گالیاں دیں۔ حاش! للہ ہرگز نہیں بلکہ ان دل کے مریضوں اور ان کے ساختہ مسیح مرزا قادیانی کو گلی کے جواب میں یہ دکھائیں گے، ان کی آنکھیں صرف اتنا دکھا کر کھولیں گے کہ شستہ دہنو! تمہاری گندی گلی تو آج کی نئی زالی نہیں، قادیانی بہادر ہمیشہ سے علماء ائمہ کو سڑی گالیاں دینے کا دھنی ہے۔ استغفر اللہ!“

(قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۶ مطبوعہ لاہور)

بقیہ رسالے میں تفصیلاً ”دجال مرزا قادیانی کے کفریات“ اللہ کے محبوبان اللہ کے رسولوں حتیٰ کہ خود اللہ عزوجل پر قادیانی کی لچھے دار گالیاں نقل فرمائی ہیں۔ فرماتے ہیں :

کیوں مسلمانو! قرآن سچا یا قادیانی؟ ضرور قرآن سچا ہے اور قادیانی کذاب جھوٹا۔ کیوں مسلمانو! جو قرآن پاک کی تکذیب کرے وہ مسلمان ہے یا کافر؟ ضرور کافر ہے، ضرور کافر۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۲)

”مسلمان تو مکذب قرآن کو مسلمان بھی نہیں کہہ سکتے قطعاً کافر، مرتد، زندیق، بے دین ہے نہ کہ نبی و رسول بن کر اور کفر پر کفر چڑھے۔ اللہ لعنتہ اللہ علی الکفرین۔“ (قمر الدیان علی مرتد بقادیان، صفحہ ۱۲ مطبوعہ لاہور)

۸۔ المدح الدیانی علی راس الوسواس الشیطانی

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اور ان کے صاحبزادگان، برادر گرامی نے قادیانیوں کے خلاف جو کچھ لکھا اس کی مختصر جھلک آپ ملاحظہ کر چکے

ہیں۔ اس کے علاوہ بہت سے ایسے رسائل، پمفلٹ، کتابیں ہیں جو کہ شائع ہونے کے بعد گوشہ گمنامی میں چلی گئیں۔ مذکورہ بالا رسالہ آپ امام احمد رضا خان رحمۃ اللہ علیہ کے صاحبزادے نے رد قادیانیت میں لکھا ہے۔ مگر افسوس کہ تلاش بسیار کے باوجود مذکورہ رسالہ دستیاب نہ ہو سکا۔

قادیانیوں کے احکام

قادیانی مرتد ہیں

”احکام دنیا میں سب سے بدتر مرتد ہے اور مرتدوں میں سب سے خبیث تر مرتد منافق، قادیانی، نیچری، چکڑالوی کہ کلمہ پڑھتے، اپنے آپ کو مسلمان کہتے، نماز وغیرہ افعال اسلام بظاہر بجالاتے، بائیں ہمہ محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی توہین کرتے یا ضروریات دین سے کسی شے کا انکار رکھتے ہیں۔ ان کی اس کلمہ گوئی و ادعائے اسلام اور افعال و اقوال میں مسلمانوں کی نقل اتارنے ہی نے ان کو اخبث وافر اور ہر کافر اصل یہودی، نصرانی بت پرستی، مجوسی سب سے بدتر کر دیا کہ یہ آکر پٹے، دیکھ کر اٹے، واقف ہو کر اوندھے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۳۴ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ شبیر برادرز لاہور)

قادیانی کے پیچھے نماز : ”قادیانی چکڑالوی وغیرہم ان کے پیچھے نماز باطل محض ہے۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ لاہور)

قادیانی کا ذبیحہ : ”ان سب قادیانی کے ذبحے محض نجس و مردار حرام قطعی ہیں۔ اگرچہ لاکھ بار نام الہی لیں اور کیسے ہی متقی پرہیزگار بننے ہوں کہ یہ سب مرتدین ہیں۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۳۲ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

قادیانیوں کو زکوٰۃ : ”زکوٰۃ کا روپیہ قادیانی کو دینا حرام اور اگر ان کو دے زکوٰۃ ادا نہ ہوگی۔“ (احکام شریعت، صفحہ ۱۵۹ از امام احمد رضا، مطبوعہ لاہور)

قادیانی کی نماز جنازہ : ”قادیانی وغیرہم کفار مرتدین کے جنازہ کی نماز انہیں جانتے ہوئے پڑھنا کفر ہے۔“ (ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۹۸ از امام احمد رضا، مطبوعہ پروگریس بکس لاہور)

قادیانیوں کو مظلوم سمجھنے والوں کے احکام

”قادیانی کو اس فعل مسلمانان سے (یعنی قادیانیوں سے بایکٹ) سے مظلوم جاننے اور اس سے میل جول چھوڑنے کو ظلم و ناحق سمجھنے والا اسلام سے خارج ہے۔ بیوی اپنے شوہر پر حرام ہوگی جب تک نئے سرے سے مسلمان ہو کر اپنے ان کلمات سے توبہ نہ کرے۔“

(احکام شریعت، صفحہ ۱۹۷ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

قادیانیوں سے قربت داری

”اگر ثابت ہو کہ وہ (لڑکی کا باپ) مرزائیوں کو مسلمان جانتا ہے، اس بناء پر یہ تقریب (شادی) کی تو خود کافر و مرتد ہے۔ علمائے کرام حرمین شریفین نے قادیانی کی نسبت بالاتفاق فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر، اس صورت میں فرض قطعی ہے کہ تمام مسلمان موت حیات کے سب علاقے اس سے قطع کر دیں۔ بیمار پڑے تو پوچھنے جانا حرام، مرجائے تو اس کے جنازے میں جانا حرام، اسے مسلمانوں کے گورستان میں دفن کرنا حرام، اس کی قبر پر جانا حرام۔“ (فتاویٰ رضویہ، جلد ۶، صفحہ ۵۱ از امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ)

مجدد وقت کیلئے

”بست سے لوگ مرزا غلام احمد قادیانی کو مجدد مانتے ہیں۔ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں... مجدد کا کم از کم مسلمان ہونا تو ضروری ہے اور قادیانی کافر و مرتد تھا۔ ایسا کہ تمام علمائے حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا کہ جو اس کے کافر ہونے میں شک کرے وہ بھی کافر ہے۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۶ صفحہ ۸۱)

قادیانیوں کی نماز و خطبہ

”نہ قادیانیوں کی نماز ہے نہ ان کا خطبہ“ خطبہ کہ وہ مسلمان ہی نہیں۔ اہلسنت اپنی اذان کہہ کر اس مسجد میں اپنا خطبہ پڑھیں، اپنی جماعت کریں، یہی اذان و خطبہ و جماعت شرعاً معتبر ہوں گے اور اس سے پہلے جو کچھ قادیانی کر گئے باطل مردود محض تھا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۳ صفحہ ۷۷۹ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لائل پور)

مرزائی کا نکاح

”مرزائی مرتد ہیں۔ کما حقہ بین فی حسام الحرمین اور مرتد مرد ہو یا عورت اس کا نکاح کسی مسلمان یا کافر اصلی یا مرتد غرض انسان یا حیوان جہاں بھر میں کسی سے نہیں ہو سکتا۔ جس سے ہو گا زنائے محض ہو گا۔“

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۳، از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، مطبوعہ لاہور)

مرتد قادیانی

”لا الہ الا اللہ محمد الرسول اللہ“ کے بعد کسی کو نبوت ملنے کا جو قائل ہو تو وہ مطلقاً کافر و مرتد ہے۔ اگرچہ کسی ولی یا صحابی کے لئے مانے قال اللہ تعالیٰ ولكن الرسول اللہ خاتم النبیین وقال اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم انا خاتم النبیین لانی بعدی لیکن قادیانی تو ایسا مرتد ہے جس کی نسبت تمام علمائے کرام حرمین شریفین نے بالاتفاق تحریر فرمایا ہے کہ من شک فی کفرہ فقد کفر اسے معاذ اللہ مسیح موعود یا مہدی یا مجدد یا ایک ادنیٰ درجہ کا مسلمان جاننا درکنار جو اس کے اقوال ملعونہ پر مطلع ہو کر اس کے کافر ہونے میں ادنیٰ شک کرے وہ خود کافر مرتد ہے۔“ واللہ تعالیٰ اعلم

(فتاویٰ رضویہ، جلد ۵، صفحہ ۱۳۸ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ)

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کا پیغام اہلسنت کے نام

اپنے محبوب اہلسنت والجماعت کو بڑی ہی محبت و شفقت آمیز لہجہ میں نصیحت و وصیت کرتے ہوئے مجدد دین ملت امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں :

”تم (اہلسنت) محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بھولی بھڑیس ہو۔ بھیڑیے تمہارے چاروں طرف ہیں۔ یہ چاہتے ہیں کہ تمہیں ہرکا دیں، تمہیں فتنے میں ڈال دیں، تمہیں اپنے ساتھ جہنم میں لے جائیں۔ ان سے بچو اور دور بھاگو۔ قادیانی ہوئے، چکڑالوی ہوئے، غرض

کتنے ہی فرقے ہوئے اور سب سے نئے گاندھوی ہوئے
جنہوں نے ان سب کو اپنے اندر لے لیا۔ یہ سب
بھیڑیے ہیں، تمہارے ایمان کی ٹاک میں ہیں، ان کے
حملوں سے اپنے ایمان کو بچاؤ۔“

(وصایا شریف، از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ، صفحہ ۶ مطبوعہ بریلی)

مآخذ و مراجع

- جزاء اللہ عدوہ بابائنتہ ختم نبوة از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ لاہور
- السوء والعقاب علی المسیح الکذاب از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ لاہور
- حسام الحرمین شریفین از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ لاہور
- الجزاز الدیانی علی مرتد القادیانی از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ مرکزی مجلس رضا لاہور
- المسین ختم النبیین از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ رضاناؤنڈیشن لاہور
- ملفوظات اعلیٰ حضرت رحمۃ اللہ علیہ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ پروگریسو بکس لاہور
- احکام شریعت از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ شبیر برادرز لاہور
- الاعطایا النبویہ الفتاوی الرضویہ ج ۶ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ
- الاعطایا النبویہ الفتاوی الرضویہ ج ۳ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ سنی دارالاشاعت
- رضویہ لاکل پور
- الاعطایا النبویہ الفتاوی الرضویہ ج ۵ از امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ مکتبہ نبویہ لاہور
- وصایا شریف مرتبہ مولانا حسین رضا مطبوعہ جماعت مبارک
- رضائے مصطفیٰ، بریلی
- الصارم الربانی علی اسراف القادیانی از مولانا حامد رضا رحمۃ اللہ علیہ مطبوعہ بریلی
- قرالدیان علی مرتد بقادیان از مولانا محمد حسن رضا مطبوعہ ۱۹۵۲ء لاہور
- الدرج الدیانی علی راس الوسواس از مولانا حامد رضا مطبوعہ عدم دستیاب
- اشیغانی
- رپورٹ تحقیقاتی عدالت از جسٹس محمد منیر مطبوعہ حکومت پنجاب پاکستان

مجلس رضا شجاع آباد کی زیر طبع مطبوعات

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور اصلاح امت (از محمد انور قریشی)

معاشرے میں پائے جانے والے غلط عقائد، ہندوانہ رسم و رواج، بے بنیاد و بے سردیا خیالات و نظریات، اوہام باطلہ، بدعت اور شرکیہ امور کے خلاف امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے بھرپور طریقے سے جہاد فرمایا اس رسالے میں مختصر سی جھلک ملاحظہ فرمائیں گے۔

امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ اور دو قوی نظریہ (از محمد انور قریشی)

امام احمد رضا بریلوی رحمۃ اللہ علیہ اگرچہ ایک جید عالم دین، عظیم مفسر و فقیہ اعظم تھے لیکن ہندوپاک کی سیاست پر بھی گہری نظر رکھتے تھے۔ تحریک خلافت کے پس منظر میں لکھی جانے والی امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شہرہ آفاق کتاب المحجة المومنة فی آية الممتحنة کی روشنی میں سب سے پہلے امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ نے دو قوی نظریہ کی راہیں استوار کیں، اسی نظریہ پر علامہ اقبال نے دو قوی نظریہ پیش کیا، ایک حقیقت افروز تحریر۔

امام اہلسنت امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ (از محمد انور قریشی)

فاتح قادیانیت، مجدد دین ملت، فخر علمائے عرب و عجم، ملت اسلامیہ کے عظیم مفکر، عظیم محدث، عظیم فقیہ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی مختصر سوانحی خاکہ پر مبنی تعارفی پمفلٹ جو ۲ روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرما کر مجلس رضا سے مفت حاصل کیا جاسکتا ہے۔

مرزا غلام احمد قادیانی کے دعوی نبوت کی تردید

السوء العقاب على لمسح الكذاب

— تصنیف لطیف —

المحضت عالم اہل سنت قانع بدعت مجددائے ماضیہ
امام ملت طاہرہ مولانا الحاج الشاہ احمد رضا خاں بریلوی
قدس سرہ

مکتبہ نبویہ — گنج بخش روڈ — لاہور
۲۳ روپے

فتوئے حضرت مجدد المائۃ الحاضر امام اہل سنت مولانا احمد رضا خاں غفرلہ العالی
بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

الحمد لله وحده والصلاة والسلام على من لا نبى بعده وعلى اله وصحبه
المكرمين عتده رب انى اعوذ بك من همزت الشياطين واعوذ بك رب ان
يحضرون - اللّٰهُمَّ زِدْ دِينِىْ حَقِّىْ بِرَأْسِىْ عِطَا فَرَأْسِىْ اَوْ رِجْلِىْ وَبِالْوَثَاقِ
سَ بَحَائِىْ - قَادِيَانِىْ مَرَاكَ اَپْنِىْ اَپْ كُو مَسِيْحٍ وَشَلِّ مَسِيْحٍ كَمَا تُوْشَرْهُ اَفَاقِىْ هَے اَوْرِ بَحْكَمِ
اَمْكَمِ عَمَلِ

عیب و جملہ جگہ ہنرش نیز گو

فقیر کو بھی اس دعوے سے اتفاق ہے۔ مرزا کے مسیح و شل مسیح ہونے میں اصل شک نہیں
مگر لاؤ اللہ نہ مسیح کلمۃ اللہ علیہ صلوات اللہ علیہ مسیح و جلال علیہ اللعن والکمال پہلے اس اومائے
کا ذب کی نسبت سہارنپور سے سوال آیا تھا جس کا ایک مبسوط جواب ولد اعز ناضل نوجوان
مولوی حامد رضا خان محمد حفظہ اللہ تعالیٰ نے لکھا اور بنام تاریخی القہار امام الربانی علی
اسراف القادیا فی سنی کیا یہ رسالہ مامی سنن ماحی فتن ندوہ شکن ندوی لکھن کمرنا قاضی
عبدالوحید صاحب حنفی فردوسی صبیح عن الفتن نے اپنے رسالہ مبارکہ تحفہ حنفیہ میں کہ عظیم آباد
سے ماہوار شایع ہوتا ہے طبع فرمادیا بعد اللہ تعالیٰ اس شہر میں مرزا کا فتنہ نہ آیا اور عزوجل
قادر ہے کہ کبھی نہ لائے اس کی تحریرات یہاں نہیں ملتیں عجیب ہنرم نے جو اقوال ملعونہ اُس کی
کتابوں سے بر نشان صفحات نقل کیے شیل مسیح ہونے کے ادعا کو شناسمت و نہاست میں
اُن سے کچھ نسبت نہیں اُن میں صاف صاف انکار ضروریات دین اور ہر جہہ کفر و ارتداد
مبین ہے فقیر اُن میں سے بعض کی اجمالی تفصیل کرے۔

مرزا کا ایک رسالہ ہے جس کا نام ازالہ اوہام ہے اس کے صفحہ ۲۴ پر لکھا ہے
کفر اول میں احمد بنوں جو آیت مبشرا بر رسول یاتی من بعدی اسمہ احمد
میں مراد ہے ایک کریم کا مطلب یہ ہے کہ سیدنا مسیح ربانی عیسیٰ بن مریم روح اللہ علیہا الصلوٰۃ
والسلام نے نبی اسرائیل سے فرمایا کہ مجھے اللہ عزوجل نے تمہاری طرف رسول بنا کر بھیجا ہے
تو بیت کی تصدیق کرتا اور اُس رسول کی خوشخبری سناتا ہوا جو میرے بعد تشریف لائے گا

امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ

☆ امام احمد رضا محدث بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کے نظریات و افکار کی
ترویج و نشر و اشاعت۔

☆ امام احمد رضا فاضل بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی غیر مطبوعہ و نایاب
کتب و رسائل کی معیاری اشاعت و تقسیم۔

☆ امام احمد رضا رحمۃ اللہ علیہ کی بے مثال لازوال دینی و ملی خدمات
کو اجاگر کرنے کے لئے ۲۵ صفر المنظر کو بڑے پیمانے پر ”یوم رضا“
کا اہتمام۔

مجلس رضا شجاع آباد کے اغراض و مقاصد میں شامل ہے۔ ہماری
آپ سے گزارش ہے کہ مجلس رضا شجاع آباد سے امام احمد رضا محدث
بریلوی رحمۃ اللہ علیہ کی شخصیت و فن سے متعلق لریچر مفت حاصل
کریں۔ خود بھی پڑھیں اور دوسروں کو بھی پہنچائیں۔

جس کا نام پاک احمد ہے صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ازالہ کے قول ملعون مذکور میں صراحتاً ادعا ہوا کہ وہ رسول پاک جن کی جلوہ افروزی کا شرف حضرت مسیح لائے معاذ اللہ مرزا قادیانی ہے۔

توضیح مرام طبع ثانی ص ۹ پر لکھا ہے کہ میں محدث ہوں اور محدث بھی ایک معنی سے کفر دوم نبی ہوتا ہے۔

دافع البلاء مطبوعہ ریاض ہند ص ۹ پر لکھا ہے: سچا خدا وہی ہے جس نے قادیان کفر سوم میں اپنا رسول بھیجا۔

محبب پنجم نے نقل کیا و نیز میگوید کہ خدا تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں اس ماجز کا نام کفر چہارم اتنی بھی لکھا ہے اور جی بھی۔ ان اقوال خبیثہ میں اولاً کلام الہی کے معنی میں صریح تخریج کی کہ معاذ اللہ اکبر کہ میں یہ شخص مراد ہے نہ حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ثانیاً نبی اللہ رسول اللہ و کلمۃ اللہ عیسیٰ روح اللہ علیہ الصلوٰۃ والسلام پر اقرار کیا کہ وہ اس کی بشارت دینے کو اپنا تشریف لانا بیان فرماتے تھے ثالثاً اللہ عز وجل پر اقرار کیا کہ اس نے عیسیٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اس شخص کی بشارت دینے کے لیے بھیجا اور اللہ عز وجل فرماتا ہے:

ات الذین یفترون علی اللہ الکذب لایفلحون ۝

(بیک جھوٹ اللہ عز وجل پر جھوٹ بہانے میں نفاق نہ پائیں گے)

لے لا اللہ الا اللہ لقد کذب عدو اللہ ایہا المسلمون سیالہ محمد بن امیر المؤمنین فرنا رواق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ میں کہ انہیں کے واسطے حدیث محدثین آئی انہیں کے حدیث میں ہم نے اس پر اطلاع پائی کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا قد کان فیما مضی قبلكم من الامم اتاس محدثون فان یکن فی امتی منهم احد فاندہ عمر بن الخطاب اکی امتوں میں کچھ لوگ محدث ہوتے تھے یعنی فرات مازند و ہام حق و لے اگر میری امت میں ان میں سے کوئی ہوگا تو مردود ہے رضی اللہ تعالیٰ عنہ رواہ احمد و البخاری عن ابی ہریرۃ و احمد و مسلم و الترمذی و النسائی عن ام المومنین الصدیقۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہما فاروق اعظم نے نبوت کے کوئی سنی نہ پاسے مرن ارشاد آیا لوکان بعدی نبی لکان عمر بن الخطاب اگر میرے بعد کوئی نبی ہو سکتا تو عمر ہوتا رواہ احمد و الترمذی و العکرم عن عقبہ بن عامر۔ فی الکبیر عن عصمۃ بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہما اگر پنجاب کا محدث حادث کہ تھوڑے روز

محدث یہ ضرور ایک معنی پر گیا الا لعنة اللہ علی الکذبین والعیاذ باللہ سب الغلیبہ اور فرماتا ہے:

انما یفترون الکذب الذین لایؤمنون ۝

(ایسے افرا وہی باندھتے ہیں جو بے ایمان کافر ہیں) راجعاً اپنی گھڑی ہوئی کتاب براہین غلامیہ کو اللہ عز وجل کا کلام ٹھہرایا کہ خدا نے تعالیٰ نے براہین احمدیہ میں یوں فرمایا ہے اور اللہ عز وجل فرماتا ہے:

فویل الذین یکتبون الکتب باید یهم ثم یقولون هذا من عند اللہ لیشترکوا

بہ شئنا قلیلاً فویل لہم مما کتبت اید یهم وویل لہم مما یکسبون ۝ (خراہی ہے ان کے لیے جو اپنے ہاتھوں کتاب لکھیں پھر کہیں یہ اللہ کے پاس ہے تاکہ اس کے بدلے کچھ ذلیل قیمت حاصل کریں سو خراہی ہے ان کے لیے ان کے ہاتھوں کے کلمے سے اور خراہی ہے ان کے لیے اس کمائی سے)

ان سب سے قطع نظر ان کلمات ملعونہ میں صراحتاً اپنے لیے نبوت و رسالت کا ادعا طبع ہے اور وہ باجماع قطعی کفر صریح ہے فقیر نے رسالہ جزاء اللہ عدوہ بابائے ختم النبوة خاص اسی مسئلے میں لکھا اور اس میں آیت قرآن عظیم اور ایک سو دس حدیثوں اور تیس نصوص کو جلوہ دیا اور ثابت کیا کہ محمد رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو خاتم النبیین ماننا ان کے زمانہ میں خواہ ان کے بعد کسی نبی جدید کی بعثت کو یقیناً قطعاً محال و باطل جاننا فرض اجل و جزاء یقینان ہے۔ و لیکن رسول اللہ و خاتم النبیین نص قطعی قرآن ہے۔ اس کا منکر منکر بکبر شک کرنے والا نہ شک کہ ادنیٰ ضعیف احتمال خبیث سے توہم غلات رکھنے والا قطعاً اجماعاً کافر ملعون مخلد فی النیران ہے نہ ایسا کہ وہی کافر ہو بلکہ جو اس کے اس عقیدہ ملعونہ پر مطلع ہو کر اسے کافر نہ جانے وہ بھی کافر ہونے میں شک و تردد کو راہ ہے وہ بھی کافر بین الکفر جلی الکفران ہے۔ قول دوم و سوم میں شاید وہ یا اس کے اقواب آجکل کے بعض شیاطین سے بیکہ تامل کی آرائیں کر یہاں نبی و رسول سے معنی لغوی مراد ہیں یعنی خرد ریا خرد مندہ اور فرستادہ مگر یہ محض ہوس ہے اولاً صریح لفظ میں تامل نہیں سنی جاتی ثانیاً و غلاصہ فصول عمادیہ و جامع الفصولین و فتاویٰ ہند و غیرہ میں ہے واللفظ للعدای

قال قال اننا رسول الله اوقال بالغارسية مني غيرم يريد به من ينمى مني برم يكف
يعنى اگر کوئی اپنے آپ کو اللہ کا رسول کہے یا کہے میں پیغمبر ہوں اور مراد یہ ہے کہ میں کسی کا پیغمبر
پہنچانے والا اچھی ہوں کا فرہو جائے گا۔ امام قاضی عیاض کتاب الشفا فی تعریف حقوق المصطفیٰ
صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں قال احمد بن ابی سلیمان صاحب مثنون رحمہما
اللہ تعالیٰ فی رجل قیل له لا حق رسول الله قال فعل الله رسول الله كذا وكذا وذكر
كلاما قبيحا فقیل له ما تقول يا عدو الله في حق رسول الله قال فعل الله
برسول الله كذا وكذا ما قبيحا فقیل له ما تقول يا عدو الله في حق رسول
الله فقال اشد من كلامه الاول ثم قال انما ارادت برسول الله العترة
فقال ابن ابی سلیمان للذي سألہ اشهد عليه وانا شريكك يريد في قتله و
ثواب ذلك قال حبيب بن السبيع لان ادعاءه التاويل في لفظ صراح لا يقبل
يعنى امام احمد بن ابی سلیمان تمیز ورفیق امام مثنون رحمہما اللہ تعالیٰ سے ایک مردک کی نسبت
کسی نے پوچھا کہ اُس سے کہا گیا تھا رسول اللہ کے حق کی قسم اس نے کہا اللہ رسول اللہ کے
ساتھ ایسا ایسا کرے اور ایک بدکلام ذکر کیا کہا گیا اسے دشمنی خدا تو رسول اللہ کے بارے
میں کیا کہتا ہے تو اس سے بھی سخت تر لفظ بکا پھر بولا میں نے تو رسول اللہ سے کچھ مرادیا تھا
امام ابن ابی سلیمان نے مستفتی سے فرمایا تم اس پر گواہ ہو جاؤ اور اُسے سزائے موت دلانے
اور اس پر جو ثواب ملے گا اس میں میں تمہارا شریک ہوں یعنی تم حاکم شرع کے حضور اس پر
شہادت دو اور میں بھی سہمی کروں گا کہ تم دونوں حکم حاکم اسے سزائے موت دلانے کا
ثواب عظیم پائیں۔ امام حبيب بن ربيع نے فرمایا یہ اس لیے کہ کھلے لفظ میں تاویل کا دعویٰ
مسموع نہیں ہوتا مولانا علی قاری شرح شفا میں فرماتے ہیں :

ثم قال انما ارادت برسول الله العترة فانه ارسل من عند الحق و
سلط على الخلق تاويل للرسالة العرفية بالارادة اللغوية وهو مردود عند
القواعد الشرعية -

(یعنی وہ جو اس مردک نے کہا کہ میں نے کچھ مرادیا اس میں اس نے رسالت برقی کو

معنى لغوى کی طرف ڈھالا کہ کچھ کو بھی خدا ہی نے بھیجا اور خلق پر مسلط کیا ہے اور ایسی تاویل
قواعد شرع کے نزدیک مردود ہے)

علامہ شہاب خضاجی نسیم الریاض میں فرماتے ہیں :

هذا حقيقة معنى الا رسال وهذا مما لا شك في معناه وانكاسه مكاسرة
لكنه لا يقبل من قائله ادعاء انه مرادة لبعده غاية البعد وصرف اللفظ عن
ظاهرة لا يقبل كما لو قالوا انت طالق وقال ارادت محمولة غير مبرومة لا يلتفت
لشكله وليعد هذا نانا اه ملتقطا -

یعنی یہ لغوی معنی جن کی طرف اُس نے ڈھالا ضرور بلا شک حقیقی معنی ہیں اس کا انکار
ہٹ دھرمی ہے با این ہمز فائل کا یہ ادعا مقبول نہیں کہ اس نے یہ معنی لغوی مراد لیے تھے
اس لیے کہ یہ تاویل نہایت دور از کار ہے اور لفظ کا اُس کے معنی ظاہر سے پھرنا مسموع نہیں
ہوتا جیسے کوئی اپنی عورت کو کہے تو طالق ہے۔ اور کہے میں نے تو یہ مرادیا تھا کہ تو کھلی ہوئی
ہے بندھی نہیں (کہ لغت میں طالق کشادہ کو کہتے ہیں) تو ایسی تاویل کی طرف التفات نہ ہوگا
اور اُسے نہ بیان کجا جائے گا۔

نہایتاً وہ بالیقین ان الفاظ کو اپنے لیے مدح و فضل جانتا ہے نہ یک ایسی عام
بات کہ

وذا ان تو جملہ دردہا نسد

چشماں تو زیر ابردا نسد

کوئی عاقل بلکہ نیم پاگل بھی ایسی بات کو جو ہر انسان برہنگی چار بیکہ ہر جانور بیکہ ہر کافر
مرتد میں موجود ہو محل مدح میں ذکر نہ کرے گا نہ اس میں اپنے لیے فضل و شرف جانے کا
بھلا کہیں براہین غلامیہ میں یہ بھی لکھا کہ سچا خدا وہی ہے جس نے مرزا کی ناک میں دو نیتھے
رکھے مرزا کے کان میں دو گھونگے بنائے یا خدا نے براہین احمدیہ میں لکھا ہے کہ اس
عاجز کی ناک ہونٹوں سے اوپر اور بھڑوں کے نیچے ہے کیا ایسی بات لکھنے والا پورا مجنون
پکا پاگل نہ کہ لایا جائے گا اور شک نہیں کہ وہ معنی لغوی یعنی کسی چیز کی خبر رکھنا یا دینا یا بھیجا ہو

ہونا ان شالوں سے بھی زیادہ عام ہیں بہت جانوروں کے ناک، کان، بھویں اصلہ نہیں ہوتیں مگر خدا کے بھیجے ہوئے وہ بھی ہیں اللہ نے انہیں عدم سے وجود کی پیٹھ سے مادہ کے پیٹ سے دنیا کے میدان میں بھیجا جس طرح اس مردک غیث نے چھو کو رسول یعنی لغوی بنایا۔

مولوی معنوی قدس سرہ القوی ثنوی شریف میں فرماتے ہیں:

کل یوم ہونی شان بخوان
مردا بے کار و بے فیلے مداں
کترین کارش کہ اک رب احد
روز شکر روانہ میکند
شکرے ز اصلاب سوئے امہات
تا بروید در رہما شان نبات
شکرے ز ارحام سوئے خاکداں
تا زروادہ پر گردد جہاں
شکرے از خاکداں سوئے اجل
تا بر بند ہر کے حسن عمل

حق عزوجل فرماتا ہے:

فارسنا علیہم الطوفان والجراد والقتل والصفادع والدم۔

(ہم نے فرعونوں پر بھیجے طوفان اور گھریاں اور چوکیں اور بیندگیں اور خون) کیا مرزا ایسی ہی رسالت پر فخر و کتا ہے جیسے ٹیری اور بیندک اور جوں اور کتے اور سوز سب کو شامل مانے گا۔ ہر جانور بلکہ ہر حجر و حجر بہت علوم سے خبردار ہے اور ایک دوسرے کو خبر دینا بھی صحاح اہادیث سے ثابت حضرت مولوی قدس سرہ المعنوی ان کی طرف سے فرماتے ہیں:

ما جمیع و بصیریم و خوشیم با شمانا مخرمان ما غاشیم

اللہ عزوجل فرماتا ہے:

وان من شیء الا یسبح بحمده ولكن لا تفقهون تسبیحہم۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو اللہ کی حمد کے ساتھ اس کی تسبیح نہ کرتی ہو مگر ان کی تسبیح تمہاری سمجھ میں نہیں آتی)

حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من شیء الا یعلم انی رسول اللہ الا کفرۃ المجن والانس۔

(کوئی چیز ایسی نہیں جو مجھے اللہ کا رسول نہ جانتی ہو سوا کافر، مجن اور آدمیوں کے)

سراوہ الطبرانی فی الکبیر عن یعلیٰ بن مرقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ وصحاحہ

خاتم الحفاظ حق سبحانہ و تعالیٰ فرماتا ہے:

فکلت غیر بعید فقال احطت بما لہ تحط بہ وجئتک من سبائب یقین
دیکھ دیر بیکر ہند بار گاہ سیلانی میں حاضر ہوا اور عرض کی مجھے ایک بات وہ معلوم ہوئی ہے جس پر حضور کو اطلاع نہیں اور میں خدمت عالی میں ملک سب سے ایک یقینی خبر لے کر حاضر ہوا ہوں حدیث میں ہے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم فرماتے ہیں:

ما من صباح والا رواح الا یقع الارض ینادی بعضہا بعضا یا جاسرا هل مرک
ایوم عبد صالح صلی علیک او ذکر اللہ فان ثالث نعم مرأتان لہا بذاک فضل۔

کوئی صبح اور کوئی شام ایسی نہیں ہوتی کہ زمین کے ٹکڑے ایک دوسرے کو پکار کر نہ کہتے ہوں کہ اے ہمسائے آج تیری طرف کوئی نیک بندہ ہو کر نکلا جس نے تجھ پر نماز پڑھی یا ذکر الہی کیا اگر وہ ٹکڑا جواب دیتا ہے کہ ہاں تو وہ پوچھنے والا ٹکڑا اعتقاد کرتا ہے کہ اسے مجھ پر فضیلت ہے۔

رواہ الطبرانی فی الاوسط والونیم فی الحلیۃ عن انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ
عندہ تو خبر رکھنا خبر دینا سب کچھ ثابت ہے کیا مرزا ہر اینٹ پتھر ہر جہت پرست کافر ہر
پرچہ بند ہر کتے، سوز کو بھی اپنی طرح نبی و رسول کے گاہرگز نہیں تو صاف روشن ہو کہ معنی
لفظی ہرگز مراد نہیں بلکہ یقیناً وہی شرعی و عرفی رسالت و نبوت مقصود اور کفر و ارتداد یقینی

فطری موجود۔ و بعبارة اخرے معنی چار ہی قسم ہیں لغوی، شرعی، عرفی عام یا خاص۔ یہاں عرف عام تو بعینہ وہی معنی شرعی ہے جس پر کفر قطعاً حاصل اور ارادہ لغوی کا ادعا یقیناً باطل اب یہی رہا کہ فریب وہی عوام کو یوں کہہ دے کہ میں نے اپنی خاص اصطلاح میں نبی و رسول کے معنی اور رکے ہیں جن میں مجھے شک و شک سے امتیاز بھی ہے اور حضرات انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام کے وصف نبوت میں اشتراک بھی نہیں مگر حاشا للہ ایسا باطل ادعا اصلاً شرعاً عقلاً و فاسی طرح باشر سے زیادہ وقعت نہیں رکھتا ایسی جگہ لغت و شرع و عرف عام سب سے الگ اپنی نئی اصطلاح کا مدعی ہونا قابل قبول ہو تو کبھی کسی کافر کی کسی سخت سے سخت بات پر گرفت نہ ہو سکے کوئی مجرم کسی معظم کی کیسی ہی شدید توہین کر کے مجرم نہ ٹھہر سکے کہ ہر ایک کو اختیار ہے اپنی کسی اصطلاح خاص کا دعویٰ کر دے جس میں کفر و توہین کچھ نہ ہو کیا نزدیک کہہ سکتا ہے خدا و وہ ہیں جب اس پر اعتراض ہو کہ دے میری اصطلاح میں ایک کو دے دیتے ہیں کیا عمرو جبکل میں سو کر کو بھاگتا دیکھ کر کہہ سکتا ہے وہ قادیانی بھاگتا ہے جب کوئی مرزائی گرفت چاہے کہ دے میری مراد وہ نہیں جو آپ سمجھے میری اصطلاح میں ہر جھگڑے یا جھگڑے کو قادیانی کہتے ہیں۔ اگر کیسے کوئی مناسبت بھی تو جواب دے کہ اصطلاح میں مناسبت شرط نہیں لا مشاحۃ فی الاصطلاح آخر سب جگہ منقول ہی ہونا کیا ضرور لفظ مجمل بھی ہوتا ہے جس میں معنی اول سے مناسبت اصلاً منظور نہیں معنی قادیانی یعنی جلدی کنندہ ہے یا جبکل سے آنے والا قوم میں ہے قدرت قادیانۃ جاء قوم قد اقموا من البادیۃ والفرس قد یا نا اسیر قادیان اس کی جمع اور قادیانی اس کی طرف منسوب یعنی جلدی کرنے والوں یا جبکل سے آنے والوں کا ایک اس مناسبت سے میری اصطلاح میں ہر جھگڑے یا جھگڑے کا نام قادیانی ہونا کیا نزدیک وہ تقریر کسی مسلمان یا عمر کی یہ تو جہ کسی مرزائی کو مقبول ہو سکتی ہے حاشا و کلا کوئی عاقل ایسی بناؤں کو نہ مانے گا بلکہ اسی پر کیا موقوف یوں اصطلاح خاص کا ادعا سموع ہو جائے تو دین و دنیا کے تمام کارخانے درہم و برہم ہوں عورتیں شوہروں کے پاس سے نکل کر جس سے چاہیں نکاح کر لیں کہ ہم نے تو ایجاب و قبول نہ کیا تھا اجازت دیتے وقت ہاں کہنا تھا ہماری اصطلاح (ہاں) بمعنی (ہوں) یعنی کلمہ زبر و انکار ہے۔ لوگ

یہ نام لکھ کر جھڑپی کر کر جائادیں چھین لیں کہ ہم نے تو یوح نہ کی تھی بیچنا کچھا تھا ہماری اصطلاح میں عاریت یا اجارے کو بیچنا کہتے ہیں الی غیر ذلک من فسادات لا تحصی تو ایسی جھوٹی تاویل والا خود اپنے معاملات میں اُسے نہ مانے گا کیا مسلمانوں کو زن و مال اللہ و رسول سے زیادہ پیارے ہیں کہ جو رو اور جائداد کے باب میں تاویل و تفسیر اور اللہ و رسول کے معاملے میں ایسی ناپاک بناؤں قبول کر لیں لا الہ الا اللہ مسلمان ہرگز ایسے مرد و بہانوں پر الفت بھی نہ کریں گے انھیں اللہ و رسول اپنی جان اور تمام جہان سے زیادہ عزیز ہیں و اللہ الحمد جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم خود ان کا رب جل و علا قرآن عظیم میں ایسے سپودہ عذروں کا دور باجلا چکا ہے فرماتا ہے:

قل لا تقنذروا وقد کفرتم بعد ایمانکم۔

اُن سے کہہ دو بہانے نہ بناؤ بے شک تم کافر ہو چکے ایمان کے بعد۔ والعیاذ باللہ رب العالمین۔

مثلاً کفر چہارم میں اُمتی و نبی کا مقابلہ صاف اُسی معنی شرعی و عرفی کی تعیین کر رہا ہے۔ رابعاً کفر اول میں تو کسی چھوٹے ادعا کے تاویل کی بھی گنجائش نہیں آیت میں قطعاً معنی شرعی ہی مراد ہیں نہ لغوی نہ اُمتی کی کوئی اصطلاح خاص اور اسی کو اس نے اپنے نفس کے لیے مانا تو قطعاً یقیناً بمعنی شرعی ہی اپنے نبی اللہ و رسول اللہ ہونے کا مدعی اور و لکن رسول اللہ و خاتم النبیین کا منکر اور باجماع قطعاً جمیع اُمت مرحوم مرتد و کافر ہوا پیچ فرمایا سچے عدا کے سچے رسول سچے خاتم النبیین محمد مصطفیٰ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے کہ عنقریب میرے بعد آئیں گے ثلاثون دجالون کذابون کلہم یزعم انہ نبی میں دجال کذاب کہ ہر ایک اپنے کو نبی کہے گا وانا خاتم النبیین کا نبی بعد ہی حالان کہ میں خاتم النبیین ہوں میرے بعد کوئی نبی نہیں اُمت اُمت صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم اسی لیے فقیر نے عرض کیا تھا کہ مرزا ضرور شیل مسیح ہے صدق کلمہ مسیح دجال کا کہ

لہ جل جلالہ و صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم ۱۲

ایسے مدعیوں کو یہ لقب خد بارگاہ رسالت سے عطا ہوا ہے والعیاذ باللہ رب العالمین۔
کفر پنجم دافع البلاء حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اپنی برتری کا اٹھا کر فرمایا ہے۔

کفر ششم اسی رسالہ کے صفحہ ۱۰ پر لکھا ہے

ابن مریم کے ذکر کو چھوڑو
 اس سے بہتر غلام احمد ہے

اشتہار معیار الاحیاء میں لکھا ہے میں بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں یہ ادعا
کفر ہفتم بھی باجماع قطعی کفر و ارتداد یقینی میں فقیر نے اپنے فتوے مسمیٰ بر سر دار الفضا
 میں شفا شریف امام قاضی عیاض و روضہ امام نووی و ارشاد الساری امام قسطلانی و شرح
 عقائد نسفی و شرح مقاصد امام تفتازانی و اعلام ابن حجر مکی و منہج الروض علامہ قاری و طریقہ
 محمدیہ علامہ برکوی و حدیقہ نذیری مولیٰ نابلسی وغیرہ کتب کثیرہ کے نصوص سے ثابت کیا ہے کہ
 باجماع مسلمین کوئی ولی کوئی نبوت کوئی صدیق بھی کسی نبی سے افضل نہیں ہو سکتا جو ایسا کہ
 قطعاً اجماعاً کافر محمد ہے از ہمد شرح صحیح بخاری شریف میں ہے:

النبی افضل من الولی و هو امر مقطوع بہ و القائل بخلافہ کافر کائن
 معلوم من الشرع بالضرورة۔

(یعنی ہر نبی ہر ولی سے افضل ہے اور یہ امر یقینی ہے اور اس کے خلاف کہنے والا کافر ہے
 کہ یہ ضروریات دین سے ہے)

کفر ہفتم میں اسے ایک لطیف تاویل کی گنجائش تھی کہ یہ لفظ (نبیوں) بتقدیم نوں
 نہیں بلکہ (نبیوں) بتقدیم ہا ہے۔ یعنی جتنی درگزار خود ان کے تو لال گرو کا بھائی ہوں ان
 سے تو افضل ہوا ہی چاہوں میں تو بعض نبیوں سے بھی افضل ہوں کہ انہوں نے صرف
 اُسے وال میں ڈنڈی ماری اور یہاں وہ اتھ پھیری کی کہ بیسیوں کا دین ہی اڑ گیا۔ مگر
 افسوس کہ دیگر تصریحات نے اس تاویل کی جگہ نہ رکھی۔

ازالہ صفحہ ۳۰۹ پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کے معجزات کو جن کا ذکر
کفر ہشتم خداوند تعالیٰ بطور احسان فرماتا ہے مسمریزم لکھ کر کتاب ہے اگر میں اس قسم کے
 معجزات کو مکروہ نہ جانتا تو ابن مریم سے کم نہ رہتا یہ کفر متعدد کفروں کا خمیر ہے معجزات کو
 مسمریزم کہنا ایک کفر کہ اس تقدیر پر وہ مجبور نہ ہوئے بلکہ معاذ اللہ ایک کسی کرشمے ٹھہرے
 اگلے کافروں نے بھی ایسا ہی کہا تھا حق عزوجل فرماتا ہے:

اذ قال اللہ یعیسیٰ بن مریم اذکون نعمتی علیک وعلی والدتک اذا یدتک
 بروح القدس تکلم الناس فی المهد وکھلا واذ اعلمتک الکتاب والحکمۃ والتورۃ
 والانجیل واذ تخلق من الطین کھیتۃ الطیر باذنی فتنفخ فیہا فتکون طیرا
 باذنی وتبرئ الاکھد والابرص باذنی واذ تخرج الموتی باذنی واذ کففت بنی
 اسرائیل عنک اذ اجتثتم بالیتیم فقال الذین کفروا منهم ان هذا الا سحر
 مسین ۵

جب فرمایا اللہ سبحانہ نے اے مریم کے بیٹے یا دکر میری نعمتیں اپنے اوپر اور اپنی
 ماں پر جب میں نے پاک روح سے تجھے فوت بخشی لوگوں سے باتیں کرنا پالنے میں اور پکی
 نمک کا بوکر اور جب میں نے تجھے سکھایا کھانا اور علم کی تحقیق باتیں اور توریت و انجیل اور جب
 تو نہانا مٹی سے پرند کی سی شکل میری پر دانگی سے پھر تو اس میں چھو کھتا تو وہ پرند ہو جاتی
 میرے حکم سے اور تو چنگا کرتا مادر زاد اندھے اور سفید داغ والے کو میری اجازت سے
 اور جب تو قبروں سے جیتا نکالتا مردوں کو میرے اذن سے اور جب میں نے یہود کو
 تجھ سے روکا جب تو ان کے پاس یہ روشن معجزے لے کر آیا تو ان میں سے کافر بولے یہ تو
 نہیں مگر کھلا جادو مسمریزم بتایا جادو کہا بات ایک ہی ہوتی یعنی الہی معجزے نہیں کبھی صحت
 میں ایسے ہی منکروں کے خیال ضلال کو حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام نے سیدہ و علیہ
 وسلم نے بار بار تاکید رد فرمادیا تھا اپنے معجزات مذکورہ ارشاد کرنے سے پہلے فرمایا:
 انی قد جئتکم بایۃ من سابقکم انی اخلقکم من الطین کھیتۃ الطیر
 لایبۃ۔

میں تمہارے پاس رب کی طرف سے معجزے لایا کہ میں مٹی سے پرند بنانا اور پھونک مار کر اُسے جلاتا اور اندھے اور بدن بگڑے کو شفا دیتا اور خدا کے حکم سے مردے جلاتا اور جو کچھ گھر سے کھا کر آؤ اور جو کچھ گھر میں اٹھا رکھو وہ سب تمہیں بتاتا ہوں اور اس کے بعد فرمایا،
 ان فی ذلک لآیۃ لکھ ان کنتم مومنین ۝
 بے شک ان میں تمہارے لیے بڑی نشانی ہے اگر تم ایمان لاؤ۔
 پھر مکر فرمایا:

جنتکم بایۃ من ربکم فاتقوا اللہ واطیعوا ۝
 (میں تمہارے رب کے پاس سے معجزہ لایا ہوں تو خدا سے ڈرو اور میرا حکم مانو مگر جو عیسیٰ کے رب کی زمانے وہ عیسیٰ کی کیوں ماننے لگا یہاں تو اسے صاف گنجائش ہے کہ اپنی بڑائی سمجھی کرتے ہیں ص)

کس نہ گوید کہ دوزخ من ترشست
 پھر ان معجزات کو مکر وہ جانتا دوسرا کفر یہ کہ کراہت اگر اس بنا پر ہے کہ وہ فی نفسہ مذموم کام تھے جب تو کفر ظاہر ہے قال اللہ تعالیٰ تلک الرسل فضلنا بعضهم علی بعض یہ رسول ہیں کہ تم نے ان میں ایک کو دوسرے پر فضیلت دی اور اُسی فضیلت کے بیان میں ارشاد ہوا:

وایتنا عیسیٰ بن مریم البینت وایتدہ بروح القدس۔
 اور ہم نے عیسیٰ بن مریم کو معجزے دیئے اور جبریل سے اس کی تائید فرمائی۔
 اور اگر اس بنا پر ہے کہ وہ کام اگرچہ فضیلت کے تھے مگر میرے منصب اعلیٰ کے لائق نہیں تو یہ وہی نبی پر اپنی تفصیل سے ہر طرح کفر و ارتداد قطعی سے مفر نہیں، پھر ان کلمہ شیطانیہ میں مسیح کلمۃ اللہ تعالیٰ علی سیدہ وعلیہ وسلم کی تحقیر تیسرا کفر ہے اور ایسی ہی تکفیر اس کلام ملعون کفر شتم میں تھی اور سب سے بڑھ کر اس کفر نہم میں ہے کہ از الہ ص ۱۶۱
 پر حضرت مسیح علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسبت لکھا بوجہ مسخریزم کے عمل کرنے کے تنزیہ باطن اور توجید اور دینی استقامت میں کم درجے پر بلکہ قریب ناکام رہے

شائع کردہ

مرکزِ مجلسِ رضا لکھنؤ
مجلسِ رضا شجاع آباد (ملتان)